جلد ۲۶ | ۲- ربیع الاوّل ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۰۱

مدینۃ المسیح

قادیان یکم مئی - لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کل نو بجے صبح کراچی میل سے عازم سندھ ہو گئے ہیں۔ سٹیشن پر بہت سے مقامی دوست الوداع کہنے کے لئے حاضر تھے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ حضور کا یہ سفر بخیر و عافیت ختم ہو۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہو گئی ہے۔ کہ حضور بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کل شام کی ٹرین سے شملہ تشریف لے گئے ہیں۔

مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندھری جو کراچی میں آریہ سماج کے ساتھ مناظرہ کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔

۲۹ اپریل بعد نماز مغرب محلہ دار الفضل کی مسجد میں ایک تبلیغی جلسہ زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی نے تقریر کی۔ بعدہٗ صاحب صدر نے مؤثر پیرایہ میں احباب کو تبلیغی فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نرمی اور اخلاق کے ساتھ دشمن کو شرمندہ کرو

ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا۔ کہ مجھے مخالفین نے اکثر تکالیف پہنچائی ہیں۔ اور اب بھی پہنچا رہے ہیں۔ میں ان کے مقابلہ میں کیا طریق اختیار کروں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا:۔ "میرے نزدیک مناسب ہے۔ کہ بے صبری نہ کریں۔ بلکہ اپنے صبر اور استقامت اور نرمی اور اخلاق کے ساتھ دشمن کو شرمندہ کریں اور نیک سلوک سے پیش آئیں۔ اور بہت نرمی کے ساتھ اپنے عقائد کی خوبی اور راستی ان کے ذہن نشین کریں۔ اور اپنا نیک نمونہ ان کو دکھلائیں۔ ممکن ہے۔ کہ وہ ایذا دہی کی خصلت سے باز آ جائیں۔ بہر حالت بے صبری نہیں کرنی چاہیئے۔ اور تحمل اور استقامت سے کام لینا چاہیئے۔ اور اپنے دشمنوں کے حق میں ہدایت کی بھی دعا کرتے رہیں۔ کیونکہ ہمیں خدا نے آنکھیں عطا کی ہیں۔ اور وہ لوگ اندھے اور دیوانے ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ آنکھ کھلے۔ تب حقیقت کو پہچان لیں۔ علاوہ اس کے خدا تعالےٰ نے مجھے ایک بڑے نشان کا وعدہ دیا ہے۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ وہ ایک سخت زلزلہ ہوگا۔ جو دنیا کے دلوں کو ہلا دیگا اور وہ بہت سخت ہوگا بہتیرے اس کے صدمہ سے دنیا سے گزر جائیں گے۔ اور بہتیرے ایمان پائینگے۔ مردے زندہ ہونگے۔ اور زندے مریں گے۔ اور ضرور ہے۔ کہ جاہل لوگ اپنی ضد پر قائم رہیں جب تک خدا تعالےٰ کا وہ دن آوے۔ اور ایک دنیا کو زیر و زبر کرے۔ سو اس وقت تک اپنے صبر اور نیک چلنی کا لوگوں کو نمونہ دکھاؤ۔ اور بدی کی جگہ نیکی کرو تا آسمان پر تمہارے لئے اجر ہو۔" (بدر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء)

ایمان کے معاملہ میں خدا تعالےٰ کو مت آزماؤ

"ایک شخص نے عرض کی۔ میرے باپ کی دوکان خراب حالت میں ہو گئی ہے۔ اگر وہ درست ہو جائے تو میں مرزا صاحب کو مان لوں گا۔ فرمایا۔ خدا تعالےٰ کو ان باتوں کے ساتھ آزمانا نہیں چاہیئے۔ میں تعجب کرتا ہوں۔ ان لوگوں کی حالت پر۔ جو اس قسم کے سوال کرتے ہیں۔ خدا کو کسی کی کیا پروا ہے۔ کیا یہ لوگ خدا پر ایمان لانے کا احسان رکھتے ہیں۔ جو شخص سچائی پر ایمان لاتا ہے وہ خود گناہوں سے پاک ہونے کا ایک ذریعہ تلاش کرنے والا ہے ورنہ خدا کو اس کی کیا حاجت ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ اگر تم سب کے سب مرتد ہو جاؤ۔ تو وہ ایک اور نئی قوم پیدا کرے گا۔ جو اس سے پیار کرے گی۔ جو شخص گناہ کرتا اور کافر بنتا ہے۔ وہ خدا کا کچھ نقصان نہیں کرتا۔ اور جو ایمان لاتا ہے وہ خدا تعالےٰ کا کچھ بڑھا نہیں دیتا۔ ہر ایک شخص اپنا ہی فائدہ یا نقصان کرتا ہے۔

جو لوگ خدا تعالےٰ پر احسان رکھ کر اور شرطیں لگا کر ایمان لانا چاہتے ہیں۔ ان کی وہ حالت ہے۔ کہ ایک شخص جو سخت پیاس کی حالت میں مبتلا ہے۔ پانی کے چشمہ پر جاتا ہے۔ مگر وہ کھڑا ہو کر کہتا ہے۔ کہ اے چشمے میں تیرا پانی تب پیوں گا۔ جبکہ تو مجھے ایک ہزار روپیہ نکال کر دیوے۔ بتاؤ اس کو چشمہ سے کیا جواب ملے گا۔ یہی کہ جا پیاس سے مر۔ مجھے تیری حاجت نہیں۔ خدا تعالےٰ غنی بے نیاز ہے۔" (بدر ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء)

ذکر حبیب علیہ السلام

از ملک رسول بخش صاحب سب اوورسیر ڈیرہ غازی خان معرفت نظارت تالیف و تصنیف قادیان

مئی ۱۹۰۸ء کا واقعہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے چند روز قبل ایک امریکن سیاح اور ایک لیڈی حضور کی ملاقات کے لئے لاہور آئے۔ چنانچہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے ہال میں جہاں ان دنوں نماز پڑھی جاتی تھی۔ ایک میز رکھا گیا۔ میز کے شمال کی طرف حضرت اقدس کی کرسی رکھی گئی۔ حضور کے بالمقابل وہ سیاح اور لیڈی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ مولوی محمد علی صاحب حضور کے بائیں جانب کرسی پر ترجمانی کے لئے بیٹھ گئے۔ وہ سیاح ستاروں اور اجرام فلکی کے علم سے واقفیت رکھتا تھا۔ ستاروں وغیرہ کے متعلق سوال وجواب ہوتے رہے۔ وہ سیاح انگریزی زبان میں سوال کرتا۔ مولوی صاحب اس کا ترجمہ اردو میں سناتے۔ پھر حضرت اقدس اردو میں جواب دیتے مولوی صاحب انگریزی میں ترجمہ سناتے۔ یہی سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ آخر سوال وجواب کا رخ شیطان کے متعلق پھرا۔ ایک موقعہ پر وہ لیڈی چلا اٹھی۔ وہ اردو سمجھتی تھی۔ کہنے لگی کہ جو جواب مرزا صاحب نے دیا ہے۔ یہ انگریزی ترجمہ اسکا نہیں۔ آخر حضور کو اس غلطی کی طرف توجہ ہوئی۔ حضور نے مولوی صاحب کو مخاطب کرکے فرمایا۔ جس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ دیکھیں مولوی صاحب اپنی طرف سے کچھ نہ ملائیں۔ ہم جو کہتے ہیں اس کا ترجمہ کر دیا کریں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے دوبارہ اس سوال کا جواب دہرایا۔ وہ دونوں سیاح اس کا ترجمہ سنکر بڑے خوش ہوئے اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اس جواب سے بہت تسلی پاتے تھے۔

یہ میرا حلفیہ بیان ہے تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء عمر قریباً پچاس برس ہے۔

(نوٹ) میں ان دنوں لاہور انجنیئرنگ سکول میں پڑھتا تھا۔ اور اکثر ان ایام میں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوتا رہتا۔ اب وہ جگہ پیغام بلڈنگ کے نام سے مشہور ہے

ٹریکٹس کیسے اور کن مضامین پر ہوں؟

صیغہ نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے جو سلسلہ ٹریکٹس جاری ہے۔ اس کے متعلق دوست مشورہ دیں۔ کہ ان کو کس طرح زیادہ دلچسپ بنایا جائے۔ اور کن مضامین پر مشتمل ٹریکٹس سال رواں میں پبلک کے سامنے رکھے جائیں۔ فوری توجہ کا متمنی ہے۔ مہتمم نشر و اشاعت

درخواست ہائے دعاء

غلام محمد خان صاحب کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ کا لڑکا شریف احمد بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ خواجہ علی محمد صاحب سری نگر میں سخت بیمار ہیں۔ خلیفہ عبدالرحیم صاحب جموں کی لڑکی بیمار ہے۔ ان سب کی صحت کے لئے دعا کیجائے

گیانی محمد لطیف خاں کا انتقال

جماعت احمدیہ امرتسر کا پرجوش اور مخلص نوجوان گیانی محمد لطیف خاں ۲۹ اپریل کو بمرض ہیضہ وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تبلیغی اغراض کے مدنظر مرحوم نے گزشتہ سال گیانی کا امتحان پاس کیا تھا۔ تبلیغ احمدیت کا خاص شوق تھا۔ اور سلسلہ کے لئے ہر قسم کے چندوں میں نمایاں حصہ لیتا تھا۔ احباب دعا کریں

انتخاب عہدیداران کے متعلق ضروری اعلان

انتخابات عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ارشاد کی روشنی میں جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک حلقہ میں کسی انتظامی عہدہ اور قاضی کے عہدہ کے لئے ایک ہی دوست کا انتخاب نہ کیا جائے۔ یعنی جس حلقہ میں کسی دوست کو قاضی منتخب کیا جائے۔ اس حلقہ کے کسی انتظامی عہدہ کے لئے اسی دوست کا انتخاب نہ کیا جائے۔ ہاں کوئی مرکزی قاضی بوقت ضرورت اس شرط کے ساتھ کسی حلقہ کا انتظامی عہدہ دار ہو سکے گا۔ کہ وہ بحیثیت قاضی اس حلقہ کے تنازعات کی سماعت اور فیصلہ نہ کرے جس میں وہ انتظامی عہدہ دار ہے۔

تمام جماعتیں قاضی کے عہدہ کے انتخاب کے وقت اس اصل کو مدنظر رکھیں جن جماعتوں میں انتخاب ہو چکا ہے۔ اور وہ مندرجہ بالا اصل کے ماتحت نہ ہو۔ وہاں دوبارہ اس طرح انتخاب کیا جائے۔ کہ انتظامی اور قاضی کے عہدوں میں سے جس عہدہ کے لئے منتخب شدہ دوست زیادہ موزون ہوں اس کے متعلق انکا انتخاب قائم رکھا جائے۔ اور دوسرے عہدہ کے لئے نیا انتخاب کر لیا جائے۔ جہاں پہلا انتخاب اس اصل کے خلاف نہ ہو۔ وہاں نئے انتخاب کی ضرورت نہیں۔

ہر جماعت کی طرف سے جہاں قاضی کے عہدہ کے لئے انتخاب کیا گیا ہو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے لئے نظارت ہذا میں اطلاع آنا ضروری ہے۔ جن جماعتوں کا پہلا انتخاب قائم رہتا ہو۔ ان کی طرف سے بھی از سر نو اطلاع آنا ضروری ہے۔ حضور سے انتخابات کی منظوری حاصل کرنے کے بعد جماعتوں کو اس منظوری سے بذریعہ اخبار الفضل اطلاع دے دی جائے گی۔

انتخاب ہو چکنے کے بعد قاضی معزول نہیں ہو سکے گا۔ سوائے مرکزی ارالقضا یا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے۔ ناظر امور عامہ

بورڈنگ تحریک جدید میں اپنے بچوں کو جلد داخل کرائیں

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات خاص کے مطابق بیرونی اور مقامی احباب کے بچوں کی اصلاح اور انکی خاص تربیت کے لئے اور قادیان میں تعلیم دلانے میں سہولت پیدا کرنے کی غرض سے بورڈنگ تحریک جدید کا قیام ہوا ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے اس سال سالانہ امتحان کے نتائج بھی بہت اچھے رہے ہیں۔ بورڈران کی دینی تعلیم اور اخلاقی نگرانی کے لئے مخلص اور محنتی عملہ مقرر کیا گیا ہے۔ جس میں ایک خادم اطفال چار ٹیوٹران اور ایک سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ علاوہ ازیں اس عملہ میں وارڈن کے طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب سابق امیر جماعت کوئٹہ کو مقرر فرمایا ہے۔ جو علاوہ بچوں کی ڈاکٹری ضروریات کو پورا کرنے کے ان کی جملہ ضروریات کے متعلق بھی خاص توجہ رکھتے ہیں۔ اور روزانہ دو مرتبہ بورڈنگ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ اور بچوں کی ضروریات کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں ان سب مخلص کارکنان کے علاوہ مکرمی خانصاحب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب بطور ناظم تربیت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً بورڈنگ تشریف لے جاتے رہتے ہیں۔ یہ سب حالات اس امر کی کافی ضمانت ہیں۔ کہ قوم کے نونہالوں کی حفاظت خدا کے فضل و کرم سے پوری کوشش سے کی جاتی ہے۔

اب چونکہ نیا تعلیمی سال شروع ہے۔ اور ابتدا سال میں بچوں کو بھیجنا نہایت مفید ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

خلافت جوبلی فنڈ اور جماعت احمدیہ

اللہ تعالیٰ بہت بہت جزائے خیر دے آنریبل ڈاکٹر چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو جنہوں نے "خلافت جوبلی فنڈ" کی تحریک جاری کر کے جماعتِ احمدیہ کے جذباتِ تشکر و امتنان میں ایک ایسی خوشگوار لہر پیدا کر دی ہے۔ جس کے حیرت انگیز اثرات جماعت کے ہر فرد کو پوری طرح محسوس ہو رہے ہیں۔ اور ہر شخص یہ دلی خواہش رکھتا ہے۔ کہ وہ نہ صرف اپنی طاقت و ہمت کے مطابق۔ بلکہ اگر خدا تعالیٰ اسے توفیق دے۔ تو اپنی طاقت سے بہت بڑھ کر تین لاکھ روپیہ بارگاہِ خلافت میں پیش کرنے کی تحریک میں حصہ لے۔

نذرانہ پیش کرنے کی سعادت

اپنے امام اپنے ہادی۔ اپنے آقا اور اپنے مرشد کے حضور نذرانہ کے طور پر کچھ پیش کرنا ان فرائض میں سے ہے۔ جن کی بجا آوری اسلام کے نزدیک نہایت مستحسن خیال کی جاتی ہے پھر جبکہ آقا وہ ہو۔ جو حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نظیر ہو۔ جو کان اللہ نزل من السماء کا مصداق ہو۔ اور جس کے مبارک دور پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہو۔ تو اس کے حضور اظہار عقیدت کے طور پر کچھ پیش کرنا نہ صرف یہ کہ ایک نیکی ہے۔ بلکہ ایسی قابل فخر اور لائق صد ستائش بات ہے۔ جس کا تصور کر کے ہی دل بلیوں اچھلنے لگتا ہے۔

ہر احمدی کی دلی خواہش

ہم میں سے کون ہے۔ جو آج اپنے دل میں یہ خواہش نہیں رکھتا۔ کہ کاش اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوتی۔ اور وہ اپنے تمام اموال آپ کے قدموں میں نچھاور کر دیتا۔ بے شک ہم میں وہ خوش قسمت اصحاب بھی موجود ہیں۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور آپ کی صحبت سے مستفیض ہوئے مگر بیشتر حصہ ایسے ہی لوگوں کا ہے جنہوں نے اس نورانی چہرہ کو جس سے آج ایک عالم بقعۂ نور بن رہا ہے۔ نہیں دیکھا۔ پس ایسے اصحاب اپنے دلوں میں جو خلش محسوس کرتے ہیں۔ محتاجِ بیان نہیں۔ ان کے قلوب اس حسرت سے بھرے ہوئے ہیں۔ کہ کاش ہم بھی اس زمانہ میں ہوتے۔ اور اپنی بساط کے مطابق آپ کی آنکھوں کے سامنے کوئی خدمت بجا لاتے۔ مگر خدا تعالیٰ کا یہ کس قدر احسان ہے۔ کہ اس نے بعد میں آنے والوں کی اس حسرت کے تدارک کے لئے اپنے پیارے مسیح موعود کا ایک نظیر دُنیا میں بھیج دیا۔ جو اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کر رہا ہے پس آج ہر احمدی اپنے دل کی آرزو پوری کر سکتا ہے۔ کیونکہ خدا نے اسے پھر ایک رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ دے دیا ہے۔ وہ لوگ جو قربانی کا شوق رکھتے ہیں۔ جو کہا کرتے ہیں۔ اور آہ بھر کر کہا کرتے ہیں۔ کہ کاش ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوتے۔ وہ اپنی آنکھیں کھولیں اور دیکھیں۔ کہ خدا کی طرف سے ان کے سامنے مسیح موعود کا ایک نظیر کھڑا ہے۔ جو ظاہری اور باطنی صورت کے لحاظ سے "نظیر مسیح" ہے۔ پس آؤ۔ اور قربانیوں کا نمونہ دکھاؤ۔ تم میں سے کون ہے جس کے سامنے آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائیں۔ تو وہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ پھر جبکہ خدا نے محض اپنے فضل سے دوبارہ مسیح محمدی کے نظیر کا زمانہ دیا ہے۔ تو اس نعمت کا پوری طرح شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اور تین لاکھ نذرانہ کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے چونکہ وقت تھوڑا ہے۔ اور کام زیادہ اس لئے ابھی سے کمر ہمت کس لینی چاہیئے اور اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سو اک زمانہ کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا۔ پھر خدا جانے کہ کب آئیں یہ دن اور یہ بہار

خلافت ثانیہ کی جوبلی

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ۲۵ سال کے بعد خلافت ثانیہ کی جوبلی منانے کا ہمیں موقعہ ملا ہے۔ پھر اگلی جوبلی تک نامعلوم ہم میں سے کون زندہ رہتا ہے۔ اور کون نہیں۔ پس اس وقت کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ اور اپنے امام کے حضور اپنی عقیدت کا اس رنگ میں ثبوت پیش کرنے میں قطعاً کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔

عاشق کی قربانی

عاشقوں کی دُنیا بالکل نرالی ہوتی ہے۔ وہ کنگال ہوتے ہوئے بھی ایثار اور قربانی کے لحاظ سے دُنیا کے بادشاہوں کو مات کر دیتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں اگرچہ کئی واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر ایک واقعہ جو اپنی ذات میں بالکل نرالا ہے۔ اور جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زبان فیض ترجمان سے نکلا ہوا ہے۔ اس امر کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے۔ کہ جب کوئی شخص قربانی کا ارادہ کرے۔ تو پھر اسے پورا کرنے کے لئے کس قدر جد و جہد کرتا ہے آپ نے فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہوئے ہیں۔ تو کچھ عرصہ بعد منشی روڑے خان صاحب (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص ترین صحابی تھے) قادیان آگئے آپ نے ایک دفعہ مجھے یہ پیغام بھیجا۔ کہ میں ملنا چاہتا ہوں۔ میں جو ان سے ملنے کے لئے باہر آیا۔ تو دیکھا۔ ان کے ہاتھ میں دو یا تین اشرفیاں تھیں۔ جو انہوں نے یہ کہتے ہوئے مجھے دیں۔ کہ اماں جان کو دے دیں مجھے اس وقت یاد نہیں۔ کہ وہ کیا کہا کرتے تھے مگر اماں جان یا اماں جی۔ بہر حال ماں کے مفہوم کا لفظ ضرور تھا۔ اس کے بعد انہوں نے رونا شروع کیا۔ اور چیخیں مار مار کر اس شدت کے ساتھ رونے لگے۔ کہ ان کا تمام جسم کانپ رہا تھا اگرچہ مجھے یہ خیال تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یاد انہیں رُلا رہی ہے مگر وہ کچھ اس بے اختیاری سے رو رہے تھے۔ کہ میں نے سمجھا۔ کہ اس میں کسی اور بات کا بھی دخل ہے۔ غرضیکہ وہ دیر تک کوئی پندرہ بیس منٹ تک بلکہ آدھ گھنٹہ تک روتے رہے۔ میں پوچھتا رہا کہ کیا بات ہے۔ وہ جواب دینا چاہتے۔ مگر رقت کی وجہ سے جواب نہ دے سکتے۔ آخر جب ان کی طبیعت سنبھلی۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ میں نے جب بیعت کی۔ اس وقت میری تنخواہ سات روپیہ تھی اور اپنے اخراجات میں ہر طرح سے تنگی کر کے اس لئے کچھ نہ کچھ بچاتا۔ کہ خود قادیان جا کر حضور کی خدمت میں پیش کروں۔ اور بہت سا رستہ میں پیدل طے کرتا۔ تا کم سے کم خرچ کر کے قادیان پہونچ سکوں۔ پھر ترقی ہوتی گئی۔ اور ساتھ اس کے یہ حرص بھی بڑھتی گئی۔

آخر میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ میں حضور کی خدمت میں سونا نذر کروں۔ جو تھوڑی سی تنخواہ میں سے۔ علاوہ چندہ کے پیش کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جب تھوڑا تھوڑا کر کے کچھ جمع کر لیتا۔ تو پھر گھبراہٹ سی پیدا ہوتی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھے اتنی مدت ہوگئی ہے۔ اس لئے قبل اس کے سونا حاصل کرنے کے لئے رقم جمع ہو قادیان چلا آتا اور جو کچھ پاس ہوتا حضور کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ آخر یہ تین پونڈ جمع کئے تھے۔ اور ارادہ تھا۔ کہ خود حاضر ہو کر پیش کروں گا۔ کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ گویا ان کے تیس سال اس حسرت میں گزر گئے۔ انہوں نے اس کے لئے محنت بھی کی۔ لیکن جس وقت اس کی توفیق ملی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو چکے تھے۔ بظاہر یہ کتنی چھوٹی سی بات ہے۔ اس وقت بھی سلسلہ کے کاموں پر ڈیڑھ دو ہزار روپیہ ماہوار خرچ ہوتا تھا۔ اور اب تو لاکھوں روپیہ سالانہ کا خرچ ہے۔ اور ظاہر ہے اس قدر اخراجات میں ان کے سونے کی کیا حیثیت ہو سکتی تھی۔ لیکن اس سے ان کے عشق کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ ایک شخص اسی آرزو میں عمر گزار دیتا ہے۔ کہ روپیہ جمع کر کے سونا نذر کرے سوچنا چاہیئے کہ آج کتنے ہیں جو اس سے ہزارواں حصہ بھی عشق رکھتے ہیں ایک شخص نے تیس سال تک کوشش کی۔ اب کتنے ہیں جو سلسلہ کے لئے قربانی کرنے کے لئے ایک ماہ بھی اس خواہش میں گزارتے ہیں"۔

(الفضل جلد ۲۱)

ہر احمدی کمر ہمت کس لے

حضرت منشی روڑے خانصاحب کے اس جذبۂ عشق کو دیکھیں اور سوچیں کہ کیا آپ لوگوں کے اندر بھی ایسا جذبہ پایا جاتا ہے۔ وہ تیس سال تک اس حسرت میں رہے۔ کہ کاش میں کسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور سونا نذر کر سکوں۔ مگر ان کی یہ حسرت پوری نہ ہوئی۔ اور جب سامان پیدا ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہو چکا تھا۔

آج اللہ تعالیٰ کے احسان سے ہم میں خدا تعالیٰ کے مسیح و مہدی کا نظیر زندہ سلامت موجود ہے۔ اور آج ہمارے لئے موقعہ ہے۔ کہ ہم نے اپنے اظہار عقیدت کا جو طریق خود تجویز کیا ہے۔ اسے نہایت شاندار طور پر پورا کریں۔

پس ہر احمدی کو چاہیئے کہ کمر ہمت کس لے۔ اور تین لاکھ روپے جمع کرنے کی خلوص دل سے جدوجہد کرے۔ اور یاد رکھے کہ سلسلہ احمدیہ کا مقدس پیشرو یہی حیثیت رکھتا ہے کہ اس کے سامنے کم از کم تین لاکھ روپیہ پیش کیا جائے۔ چنانچہ "پیغام صلح" جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف ہے۔ اسے پڑھ کر دیکھ لو۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک معاہدہ کے ضمن میں یہی لکھا ہے کہ اگر ہندو اس معاہدہ کو توڑیں۔ تو ان کا ذمہ ہے کہ ایک کثیر رقم جو تین لاکھ روپیہ سے کم نہیں ہوگی جماعت احمدیہ کے پیشرو کی خدمت میں پیش کریں۔ جس سے یہ استنباط ہوتا ہے۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے پیشرو کی خدمت میں جماعتی طور پر تین لاکھ روپیہ سے کم رقم پیش نہیں ہونی چاہیئے۔ پس یہ تین لاکھ روپیہ سلسلہ احمدیہ کے مقدس پیشرو کی شان کے لحاظ سے کوئی بڑی رقم نہیں بلکہ کم سے کم ہے ہاں جماعت کی موجودہ حالت کے لحاظ سے معقول کہی جا سکتی ہے۔ مگر قربانی اور ایثار کی روح ہو تو اس رقم کا پورا ہونا کوئی بڑی بات نہیں۔ اور مخلصین سے پُر زور توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ ایسا ہی نمونہ دکھائیں گے۔

اس قسم کے مواقع روز روز نہیں آیا کرتے۔ اور ایسے موقعہ کا میسر آنا ایک خوش بختی کی علامت ہوتا ہے۔ اگر اس کی قدر کی جائے۔ یعنی ایک طرف تو قلب شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو کر آستانۂ الوہیت کیطرف جھک جائے۔ اور دوسری طرف اپنے عمل سے شکر گزاری کا ثبوت دیا جائے۔ یعنی محض اس موقعہ کے میسر آنے پر خدا تعالیٰ کی ... راہ میں خاص قربانی کی جائے۔ تو خدا تعالیٰ کے مزید فضل کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ امید ہے جماعت احمدیہ اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائے گی۔

احرار کی حیرت انگیز قلابازیاں

ایک وقت تھا جب احرار نے مسجد شہید گنج کے حصول کے لئے سول نافرمانی کرنے والوں کی پر زور مذمت کی۔ سول نافرمانی کو سخت نقصان رساں اور ناکامی کا ذریعہ بتایا۔ اور بار بار پورے زور کے ساتھ اعلان کیا۔ کہ ہندوستان کو سوراج مل جانا ممکن۔ لیکن مسجد شہید گنج کا حاصل ہونا محال اور قطعاً محال ہے لیکن حالات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا۔ کہ احرار کی عقل و سمجھ پر پتھر پڑ گئے۔ اور انہوں نے خود مسجد شہید گنج کے حصول کے نام سے سول نافرمانی شروع کر دی۔ اور روزانہ چار پانچ آدمی گرفتار کرانے لگ گئے۔ چونکہ ایک طرف ایسے عقل کے کورے انسانوں کا اب ملنا مشکل ہو رہا تھا۔ جو بغیر سوچے سمجھے جیل میں جانے کے لئے تیار ہوتے۔ اور دوسری طرف تین چار ماہ کی سول نافرمانی نے ایک ذرہ بھر بھی اثر نہ پیدا کیا تھا بلکہ عوام احرار کو کوسنے لگ گئے اس لئے احرار نے ایک اور پلٹا کھایا ہے۔ اور ہرچہ دانا کند کند ناداں کے مصداق بنتے ہوئے اب سول نافرمانی سے پھر دست بردار ہو گئے ہیں۔ اور نہ صرف دستبردار ہوئے ہیں۔ بلکہ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ انہوں نے سول نافرمانی اس لئے نہ کی تھی کہ کامیاب ہوں بلکہ ناکام ہوتے اور سول نافرمانی کو ناکامی کا باعث ثابت کرنے کے لئے کی تھی۔

چنانچہ صدر مجلس احرار مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے لدھیانہ سے جو بیان شائع کیا ہے۔ اس میں لکھتے ہیں۔ کہ مسجد شہید گنج کے متعلق آج سے اڑھائی سال قبل جو حکمت عملی احرار نے اختیار کی تھی۔ وہ اب صحیح ثابت ہوگئی ہے۔ مجلس احرار نے سول نافرمانی مجبور ہو کر اور مسلم عوام پر یہ ظاہر کرنے کے لئے شروع کی تھی۔ کہ مسجد دونوں قوموں میں مصالحت کے سوا کسی اور صورت سے نہیں مل سکتی۔ گویا سینکڑوں آدمیوں کو ان کے کاروبار چھڑا کر ان کے بیوی بچوں کو مصیبت میں ڈال کر محض اس لئے جیل خانوں میں دھکیلا جا رہا تھا کہ احرار یہ کہہ سکیں کہ دیکھ لیجئے ہم نے سول نافرمانی بھی کی۔ مگر مسجد نہیں ملی لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جن لوگوں کے مجبور کر دینے پر سول نافرمانی شروع کی تھی۔ ان کے متعلق یہ کیونکر سمجھ لیا گیا۔ کہ ان پر یہ بات ظاہر ہوگئی ہے۔ کہ مسجد سول نافرمانی کے ذریعہ نہیں مل سکتی۔ وہ تو اب بھی یہ کہہ سکتے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ احرار نے نہ تو اس زور شور سے سول نافرمانی کی۔ جو کامیابی کے لئے ضروری تھی۔ اور نہ احراری لیڈر میدان عمل میں آئے۔ صرف بیچارے مسٹر مظہر علی کو قربانی کا بکرا بنا کر پیش کر دیا گیا۔ اور باقی ادھر ادھر کھسک گئے۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے اخبار "احسان" (۲۷ مئی) نے لکھا ہے:-

"سول نافرمانی کے بند ہونے سے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کو اپنے صوبہ میں واپس آنے کے قابل تو بنا دیا۔ ورنہ جب سے یہ احراری کھیل شروع ہوا تھا۔ حضرت پنجاب سے باہر وقت کٹی کرنے پر مجبور ہوگئے تھے۔ اور اب اس دیس نکالے سے تنگ آ چکے تھے"۔

غرض یہ چند روزہ ڈھونگ بھی احرار کے دریدہ دامن کو رفو نہیں کر سکا۔ بلکہ اسے اور زیادہ پارہ پارہ بنانے کا موجب ہوا ہے۔ اپنے بیگانے نشانۂ ملامت بنا رہے ہیں۔ اور جن لوگوں کو اس نام نہاد سول نافرمانی کے ذریعہ بدنی اور مالی نقصان پہونچایا گیا ہے۔ وہ اور ان کے متعلقین احرار کی جان کو رو رہے ہیں کس قدر ظلم ہے کہ چند لوگ جنہوں نے اپنا نام احرار رکھ لیا ہے۔ آئے دن سیدھے سادے مسلمانوں کو مبتلائے مصائب کر کے اپنا الو سیدھا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

۱۷۴ - قوم عاد کی حالت

عاد کی قوم بھی طرفہ معجون تھی۔ جس میں اس زمانہ کی قوموں کے سب اوصاف جمع تھے۔ اتبنون بکل ریعٍ اٰیۃ تعبثون یہ اہلِ ہنود کی عادت ہے وتتخذون مصانع لعلکم تخلدون۔ یہ اہلِ یورپ کے کمالات ہیں۔ کارخانے اور فیکٹریاں بنانے ہیں واذا بطشتم بطشتم جبارین۔ یہ خالصۃ بہادر کی حکومت ہے ؛

۱۷۵ - ظالموں کا اعتراض

وقال الظالمون ان تتبعون الا رجلاً مسحوراً (فرقان) یہ ظالم کہتے ہیں۔ کہ اس نبی پر تو جادو کیا ہوا ہے۔ یہ پڑھ کر بھی اکثر اہلِ حدیث قرآن کو رد کر دیتے ہیں۔ اور ایک حدیث کو مقدم کرکے کہتے ہیں کہ واقعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو ہوا۔ اور لبید نے کیا۔ اس کا اثر ایسا سخت تھا۔ کہ آپ مہینوں نعوذ باللہ مبہوت رہے۔ کوئی کام کرتے تھے۔ پھر سمجھتے تھے۔ کہ میں نے نہیں کیا۔ یا نہیں کرتے تھے۔ تو سمجھ لیتے تھے کہ میں نے کر لیا ہے۔ شائد کبھی نماز بھی نہ پڑھتے ہوں گے۔ اور سمجھتے ہوں گے۔ کہ پڑھ لی ہے۔ یہاں سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسحور کہنا بھی کفر ہے۔ نہ یہ کہ اس مسحور ہونے کو بڑی بڑی تفاصیل دے کر بیان کیا جائے اور اس پر ایمان رکھا جائے۔ اسی طرح باوجود واللہ یعصمک من الناس کی پیشگوئی کے یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک یہودی عورت کے زہر کھلا دینے سے فوت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ؛

۱۷۶ - حکمت کا ایک نمونہ

قرآن کریم کے لفظ لفظ میں حکمت ہے۔ مثلاً قل فمن یملک من اللہ شیئاً ان اراد ان یہلک المسیح ابن مریم و امّہٗ ومن فی الارض جمیعاً کی آیت میں اگر اُمّہٗ کا لفظ نہ ہوتا۔ تو یہ مولوی احمدیوں کو کچا کھا جاتے۔ اسی ایک لفظ نے ان کا ناطقہ بند کر دیا۔ ورنہ بس حیاتِ مسیح کا میدان انہوں نے مار ہی لیا تھا۔ اور اگر حفاظتِ قرآن کا وعدہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا۔ تو وہ اس لفظ کو کب کا چاقو سے چھیل چکے ہوتے ؛

۱۷۷ - سائنس کے دقیق مسئلے

قرآن مجید نے بعض جگہ سائنس کے ایسے مسئلے بیان کئے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں بھی تعجب آتا ہے۔ مثلاً ومن کل شئیٍ خلقنا زوجین لعلکم تذکرون آج سے ۱۳ سو سال پہلے کہا۔ اور یہ اب ثابت ہوا ہے۔ کہ نہ صرف حیوانات اور نباتات جوڑہ جوڑہ ہیں۔ بلکہ ذراتِ عالم تک بھی مرکب ہیں۔ اور ان میں ایک مرکزی حصہ ہوتا ہے۔ جس کے گرد بیرونی الیکٹران ہر وقت گردش کرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ بجلی جو بظاہر محض طاقت ہے۔ وہ بھی مثبت اور منفی ہوتی ہے۔ یعنی نر اور مادہ ذرات سے مرکب ہے۔ اسی طرح یہ مسئلہ کہ جمادات بلکہ ہر مخلوق میں حیات ہے۔ اسی طرح یہ مسئلہ کہ غذا کا اثر اخلاق پر ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ مسئلہ کہ ظاہر کا اثر باطن اور باطن کا ظاہر پر ہے وغیرہ وغیرہ۔ اب ایک اور علمی بات آپ کو دکھاتا ہوں۔ اس آخری زمانہ کے متعلق جو مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ قرآن مجید نے یہ کہا۔ کہ اذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر۔ یعنی ایسے عذابوں کا آغاز جبکہ آنکھیں پتھرا جائیں گی۔ وہ زمانہ ہوگا جب چاند کو گرہن لگیگا۔ اور سورج کو گرہن لگیگا۔ یعنی چاند سورج دونوں کو ایک ہی وقت میں ایک خاص مشہور گرہن لگے گا جس کی پیشگوئی پہلے سے شائع اور متعارف ہوگی۔ یہاں جمع الشمس والقمر کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ سورج کو گرہن لگیگا صرف خسفت الشمس اس لئے نہیں کہا۔ کہ ساتھ ہی ایک سائنس کے مسئلہ کا انکشاف کرکے قرآن مجید کے علمی کتاب ہونے کی دلیل پیدا کی جائے۔ کیونکہ شمس وقمر کے جمع ہونے کے دوسرے معنے کسوف کے ہیں۔ کسوف تبھی ہوتا ہے۔ جب ہماری نظر کے سامنے چاند اور سورج ایک لائن میں جمع ہو جائیں اس بیان سے ایک طرف تو کسوف کا ذکر ہو گیا۔ دوسری طرف اس کے علمی اسباب کو ظاہر کرکے یہ واضح کر دیا۔ کہ یہ کتاب عرب کے امی کی طرف سے نہیں ہے۔ بلکہ ایک ایسی ذات کی طرف سے ہے۔ جو علیم و خبیر ہے۔ اس زمانہ میں بے شک مدرسہ کا بچہ بچہ اس مسئلہ کو جانتا ہے۔ مگر اُس زمانہ میں جبکہ لوگ یہ سمجھتے تھے۔ کہ کوئی آسمانی اژدہا ہے۔ جو سورج کو منہ میں لے لیتا ہے یا کسی بڑے شخص کی موت پر آسمان اپنے غم کو اس طرح ظاہر کرتا ہے۔ ایسے علمی انکشافات کا ایک ان پڑھ اور صحرا کے رہنے والے عرب سے صادر ہونا اگر معجزہ نہیں تو اور کیا ہے ؛

۱۷۸ - قرآن مجید میں بکثرت پیشگوئیاں ہیں

یہ دعوےٰ خود قرآن مجید نے کیا ہے۔ کہ ما ھو علی الغیب بضنین۔ یعنی یہ قرآن اظہارِ غیب میں بخیل نہیں۔ بلکہ اس میں بکثرت علم غیب موجود ہے۔ حالانکہ مسلمان مولوی مر مر کر صرف غلبت الروم کی ایک پیشگوئی اس میں سے نکالتے ہیں اور بس۔ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکات میں سے ہے۔ کہ اب یہی کلامِ الٰہی پیشگوئیوں سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ نمونہ کے طور پر اسی چھوٹی سی سورہ تکویر کے شروع میں ہی جس کی یہ آیت ہے۔ تیرہ عظیم الشان پیشگوئیاں موجود ہیں۔ جو ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھ چکے ہیں۔ یعنی اذا الشمس کورت سے لیکر اذا الجنۃ ازلفت علمت نفسٌ ما احضرت۔ فالحمد للہ علے ذالک ؛

۱۷۹ - شراب کی حرمت

بعض لوگوں کو یہ دھوکا لگا ہے۔ کہ قرآن نے شراب کو حرام نہیں کیا۔ صرف بُرا کہا ہے۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے۔ تو حرمت صاف بیان فرمایا۔ یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیھما اثمٌ کبیرٌ ومنافع للناس (بقرہ) یعنی لوگ جوئے اور شراب کا مسئلہ پوچھتے ہیں۔ ان کو کہدو۔ کہ دونوں میں بڑا بھاری اثم ہے۔ اور بعض لوگوں کو فائدہ بھی پہونچتا ہے۔ یہاں سے معلوم ہو گیا۔ کہ شراب بڑا اثم ہے۔ اب سورۃ اعراف میں فرماتا ہے۔ کہ قل انما حرم ربی الفواحش ما ظھر منھا وما بطن والاثم والبغی یعنی کہدے کہ میرے رب نے ظاہر باطن کی سب بے حیائیوں کو حرام کیا ہے۔ اسی طرح ہر اثم اور بغاوت کو بھی حرام کر دیا ہے۔ اب یہ قضیہ یوں بیٹھا۔ کہ شراب اثم ہے۔ اور ہر اثم حرام ہے۔ لہٰذا شراب حرام ہے ؛

۱۸۰ - اکٹھے مل کر کھانا

لیس علیکم جناحٌ ان تاکلوا جمیعاً او اشتاتاً (نور) یعنی مل کر بھی کھاؤ۔ اور الگ الگ بھی کھاؤ۔ کسی طرح حرج نہیں۔ مگر ہندوؤں کی دیکھا دیکھی اور مغربیت کے اثر کے نیچے مسلمان جو پہلے عموماً مل کر اکٹھے کھایا کرتے تھے۔ اب الگ الگ زیادہ کھاتے ہیں اور مل کر ایک رکابی میں کھانے سے کراہت محسوس کرتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ اس کی وجہ سے وہ بے تکلفی اخوت مساوات اور کی تعلق جو مسلمان کو مسلمان سے ہوا کرتا تھا۔ گم ہو جائے۔ اور کھانا بالکل الگ الگ ہو جانے سے قلوب ہم تشتی نہ ہو جائیں۔ کیونکہ سوشل لحاظ سے جس قدر مل کر کھانا اچھا ہے محبت کا تعلق

اسلام پر اعتراضات کے جواب

کذب بیانی کی تمام اقسام کی اسلام میں شدید ممانعت

بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دشمنانِ اسلام کے ایک اعتراض کا جواب

(۱)

عیسائیوں کا ایک اعتراض

عیسائیوں کی طرف سے اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر جو نہائت ہی ناپاک اور گھناؤنے اعتراضات کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑا اعتراض جس کی بنیاد وہ ایک حدیث پر رکھتے ہیں۔ یہ ہے کہ اسلام نے بعض مواقع پر انسان کو جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے حالانکہ جھوٹ ایک روحانی گند ہے اور جو مذہب وعظ اور نصیحت سے روحانی گند دور کرنے کی بجائے انسان کو بعض حالات میں اس نجاست سے اپنی روح کو اور زیادہ ملوث کرنے کی اجازت دے۔ وہ ہرگز خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل شدہ تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔

نظریہ درست

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ یہ نظریہ بالکل درست ہے کہ مذہب کا اولین فرض ہر قسم کی روحانی گندگی سے انسان کو نجات دلانا ہے۔ اور اگر کوئی مذہب ایسے احکام دیتا ہے۔ جو انسانی روح کے لئے مہلک ہیں۔ یا ان کاموں کی اجازت دیتا ہے۔ جن کا مرتکب اخلاقی لحاظ سے دنیا میں معتوب متصور ہوتا ہے تو اس کا منبع ہرگز خدا تعالےٰ کی پاک اور بے عیب ہستی نہیں سمجھی جاسکتی۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا واقعہ میں اسلام نے بعض مواقع پر جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے۔ یا دشمنانِ اسلام کی مفتریات میں سے ایک یہ بھی مفتریانہ ادعا ہے۔ جسے اسلام کی نصوصِ بیّنہ کی ہرگز تائید حاصل نہیں۔

تین موقعوں پر جھوٹ بولنے کی اجازت

اس نقطۂ نگاہ کے ماتحت جب مذکورۃ الصدر سوال پر غور کیا جاتا ہے۔ تو ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ ایک حدیث ایسی ضرور موجود ہے۔ جس کی بنار پر یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ یہ الگ امر ہے کہ مخالفین اسلام نے اس حدیث کو سمجھنے میں ٹھوکر کھائی ہو۔ یا اس کے اس مفہوم کو کلیتہً نظر انداز کر دیا ہو جو آجتک ائمہ سلف اس کے کرتے چلے آئے ہیں۔ لیکن بہرحال حدیث موجود ہے۔ جس میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا سوائے تین موقعوں کے جھوٹ بولنا جائز نہیں پھر ان تین مواقع کی تشریح کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ ایک موقعہ تو وہ ہے۔ جب خاوند کو اپنی بیوی کے سامنے کسی وجہ سے جھوٹ بولنا پڑے دوسرا موقعہ وہ ہے جب دشمن سے لڑائی ہو رہی ہو۔ اور کوئی بات خلاف واقعہ کہنے پر انسان مجبور ہو۔ اور تیسرا موقعہ وہ ہے جب کوئی شخص فریقین میں مصالحت کرانا چاہے۔ تو اسے کوئی بات واقعہ کے خلاف کہنی پڑے۔ یہ وہ حدیث ہے۔ جس کی بنار پر مخالفین اسلام یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام نے انسان کو روحانی ترقی کیا دینی ہے۔ اس نے تو جھوٹ بولنے کی بھی اجازت دیدی ہے۔ جو دنیا میں کسی نیک اور شریف انسان کا کام نہیں سمجھا جاتا۔

الزامی جواب

اس اعتراض کے کئی جواب ہیں۔ جن میں سے بعض الزامی ہیں۔ اور بعض حقیقی۔ الزامی جواب تو یہ ہے۔ کہ وہ عیسائی جو اسلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ وہ اپنے گھر کی کیوں خبر نہیں لیتے۔ کیا انہیں اپنی کتاب مقدس کے وہ مقامات بھول گئے ہیں۔ جہاں بالتصریح لکھا ہے۔ کہ ان کے بعض بڑے بڑے بزرگوں نے جھوٹ بولا مثال کے طور پر دیکھ لو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جنہیں قرآن کریم نے صدیق یعنی بہت بڑا سچا قرار دیا ہے۔ انہیں بائیبل جھوٹ بولنے کا مرتکب قرار دے چکی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اس ملک میں کال پڑا اور ابرام مصر میں گیا۔ کہ وہاں ٹھہرے۔ کیونکہ ملک میں بڑا کال پڑا تھا اور جب مصر کے نزدیک پہونچا۔ تو اس نے اپنی جورو سری کو کہا۔ کہ دیکھ میں جانتا ہوں کہ تو دیکھنے میں خوبصورت عورت ہے۔ اور یوں ہوگا کہ مصری تجھے دیکھ کر کہیں گے۔ کہ یہ اس کی جورو ہے سو مجھ کو مار ڈالیں گے۔ اور تجھے جیتی رکھیں گے۔ تو کہیو کہ میں اس کی بہن ہوں تاکہ تیرے سبب سے میری خیر ہو۔ اور میری جان تیرے وسیلے سے سلامت رہے۔ . . . . . پھر خداوند نے فرعون اور اس کے خاندان کو ابرام کی جورو سری کے سبب بڑی مار ماری۔ تب فرعون نے ابرام کو بلا کر اسے کہا کہ تو نے مجھ سے یہ کیا کیا۔ کیوں نہ جتایا کہ یہ میری جورو ہے۔ تو نے کیوں کہا کہ وہ میری بہن ہے۔ یہاں تک کہ میں نے اسے اپنی جورو بنانے کو لیا۔ دیکھ یہ تیری جورو حاضر ہے۔ اس کو لے اور چلا جا۔" (پیدائش $\frac{12}{10-19}$)

اسی طرح حضرت اسحاق علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے:۔

"سو اضحاق جرار میں رہا۔ اور وہاں کے باشندوں نے اس سے اس کی جورو کی بابت پوچھا وہ بولا کہ وہ میری بہن ہے۔ کیونکہ وہ اسے اپنی جورو کہنے سے ڈرا تا نہ ہو کہ وہاں کے لوگ ربقہ کے لئے اسے قتل کریں۔ کیونکہ وہ خوبصورت تھی۔" (پیدائش $\frac{26}{6-8}$)

پھر حضرت یعقوب کے متعلق تو پیدائش میں تفصیلاً اس امر کا ذکر آتا ہے۔ کہ انہوں نے جھوٹ بول کر نبوت حاصل کی۔ چنانچہ پیدائش باب ۲۷ کے چند فقرات جن میں حضرت یعقوب اپنے آپ کو عیسو قرار دیتے ہیں یہ ہیں۔ "تب اس نے اپنے باپ پاس آکے کہا کہ اے میرے باپ وہ بولا دیکھ میں یہاں ہوں تو کون ہے۔ میرے بیٹے۔ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ میں عیسو ہوں تیرا پلوٹھا۔ جیسا تو نے مجھ سے کہا میں نے ویسا ہی کیا . . . . . سو اس نے اسے برکت دی اور کہا کہ تو میرا وہی بیٹا عیسو ہے وہ بولا کہ میں وہی ہوں۔"

(پیدائش $\frac{27}{18-24}$)

حضرت سارہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی تھیں۔ ان کے متعلق بھی بائبل کا یہ بیان ہے۔ کہ انہوں نے جھوٹ بولا۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"پھر خداوند نے ابراہام سے کہا کہ سرہ کیونکر ہنس کر بولی۔ کہ کیا میں جو ایسی بڑھیا ہوگئی ہوں۔ سچ مچ جنوں گی۔ کیا خدا کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے۔ میں معین وقت میں تجھ پاس پھر آؤنگا اور سرہ کو بیٹا ہوگا تب سرہ نے انکار کرکے کہا کہ میں نہیں ہنسی۔ کیونکہ وہ ڈرتی تھی۔ پھر اس نے کہا نہیں تو البتہ ہنسی۔"

(پیدائش $\frac{18}{14-15}$)

حضرت مسیح جن کو عیسائی "خداوند خدا" قرار دیتے ہیں۔ ان کی طرف بھی اناجیل میں بعض عجیب وغریب جھوٹ منسوب کئے گئے ہیں۔ مثلاً صرف دو جھوٹوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک دفعہ کہا۔

"تم عید میں جاؤ۔ میں ابھی اس عید میں نہیں جاتا۔ کیونکہ ابھی تک میرا وقت پورا نہیں ہوا۔ یہ باتیں ان سے کہکر وہ گلیل ہی میں رہا" مگر اس کے ساتھ ہی لکھا ہے۔

"جب اس کے بھائی عید میں چلے گئے اس وقت وہ بھی گیا۔ ظاہراً نہیں بلکہ گویا پوشیدہ" یوحنا ۷ ۱۰-۹

پھر ایک طرف تو آپ فرماتے ہیں۔

"لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے۔ مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں" متی ۸ ۲۰ اور دوسری طرف لکھا ہے شاگردوں نے اس سے پوچھا

"اے ربی یعنی اے استاد تو کہاں رہتا ہے۔ اس نے ان سے کہا چلو دیکھ لوگے۔ پس انہوں نے آکر اس کے رہنے کی جگہ دیکھی۔ اور اس روز اس کے ساتھ رہے"۔ یوحنا ۱ ۳۹

اب اگر یہ بات سچ ہے۔ کہ آپ کیلئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں تھی۔ تو دوسری بات صحیح نہیں ہو سکتی۔ اور اگر دوسری بات درست ہے تو پہلی بات غلط ہو جاتی ہے۔ بہر حال ان میں سے ایک نہ ایک جھوٹ قرار پاتا ہے۔

یہ چند مثالیں بطور نمونہ پیش کرتے ہوئے عیسائیوں سے دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ جب آپ لوگوں کے مسلمہ پیشوا اور ہادی حضرت ابراہیم۔ حضرت اسحٰق حضرت یعقوب۔ حضرت سارہ اور حضرت مسیح علیہم السلام آپ کی مسلمہ الہامی کتاب کے بیان کے مطابق جھوٹ بولتے رہے تو آپ لوگوں کا کیا حق ہے۔ کہ اسلام کی کسی تعلیم پر اس بناء پر اعتراض کریں کہ اس میں بعض مواقع پر جھوٹ بولنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ایک سوجا کھا اندھے پر طعن کرے تو کر سکتا ہے۔ لیکن ایک اندھا اگر سوجھا کھے پر ہنسی اڑائے تو اس جیسا بیوقوف اور احمق اور کون ہو گا۔

تحقیقی جواب

یہ وہ مختصر الزامی جواب ہے جو اس اعتراض کے ضمن میں عرض کیا جاتا ہے لیکن الزامی جواب خواہ کسقدر مسکت ہو اس الزام کو دور نہیں کر سکتا۔ جو اپنے مذہب پر عائد ہوتا ہو۔ اس لئے ضرورت ہوتی ہے کہ تحقیقی جواب بھی دیا جائے۔ تا جن کے قلوب میں کوئی شک وشبہ ہو وہ اس سے دور ہو جائے۔ اس لئے اب تحقیقی جواب پیش کیا جاتا ہے۔

قرآن کریم کے خلاف کوئی حدیث تسلیم نہیں کی جاسکتی

سب سے پہلے یہ امر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم کسی ایسی حدیث کو صحیح حدیث ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ جو قرآن مجید کی واضح آیات اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بین احکام کے خلاف ہو جا ہے ایک حدیث نہیں۔ حدیثوں کا انبار بھی ہمارے سامنے موجود ہو اور ہم علیٰ وجہ البصیرت یہ یقین رکھتے ہوں۔ کہ وہ قرآن مجید کے خلاف ہیں۔ تو یقیناً ایک لمحہ کیلئے بھی ہم ان احادیث کو صحیح نہیں مانیں گے بلکہ اسی کو درست مانیں گے جس کو قرآن کریم اور سنت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے تائید ہوتی ہو۔ یہ اصل کوئی ہمارا تجویز کردہ نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اس اصل کو پیش فرمایا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

۱۔ "اعرضوا حدیثی علی کتاب اللہ فان وافقہ فھو منی وانا قلتہ"

(کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۱۷۴ ۵)

یعنی جب میری طرف سے کوئی حدیث سنو تو اسے کتاب اللہ پر عرض کرو۔ اگر وہ قرآن کریم کے مطابق ہو تو سمجھ لو کہ وہ میری طرف سے ہے۔ اور اگر مخالف ہو تو یقیناً وہ بات میں نے نہیں کہی۔

۲۔ ستکون عنی رواۃ یروون الحدیث فاعرضوہ علی القرآن فان وافق القرآن فخذوھا والا فدعوھا (کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۱۷۵)

اے لوگو سن رکھو کہ عنقریب بڑے بڑے راوی بن جائیں گے۔ جو میری طرف سے حدیثیں بیان کرینگے۔ پس اس اصل کو تم اچھی طرح یاد رکھو کہ جو حدیث سنو اسے قرآن پر پیش کرو۔ اگر اسکے موافق ہو تو لے لو اور اگر مخالف ہو تو چھوڑ دو۔

۳۔ فما اتاکم من حدیثی فاقرؤا کتاب اللہ۔ واعتبروہ فما وافق کتاب اللہ فانا قلتہ وما لم یوافق کتاب اللہ فلم اقلہ (کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۱۷۵)

جب تمہیں میری طرف سے کوئی حدیث پہونچے۔ تو کتاب اللہ پڑھو۔ اگر وہ حدیث قرآن کریم کے مضامین کے مطابق ہو تو یقیناً میں نے ہی کہی ہوگی اور اگر اس کا کوئی حصہ خلاف قرآن ہو تو جان لو کہ میں نے وہ بات نہیں کہی۔

۴۔ الا انھا ستکون فتنۃ قیل ما المخرج منھا یا رسول اللہ قال کتاب اللہ فیہ نبأ من قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم ھو الفصل لیس بالھزل (کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۱۷۵)

یعنی عنقریب بہت بڑے فتنے اٹھنے والے ہیں۔ صحابہ نے جب یہ بات سنی تو عرض کیا یا رسول اللہ ان فتنوں سے بچنے کا کیا ذریعہ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ پس اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لو اس میں پہلے گزرنے والوں اور بعد میں آنے والوں کے متعلق اخبار صحیحہ موجود ہیں۔ اور ان تمام جھگڑوں کے اس میں فیصلے موجود ہیں۔ جو تم میں اٹھیں کیونکہ وہ ایک فیصلہ کن کتاب ہے معمولی کتاب نہیں۔

یہ وہ حدیثیں ہیں جن کے ماتحت ایک غیور مسلمان کے سامنے اگر کوئی ایسی حدیث پیش ہو جو اسلام کے واضح احکام کے خلاف ہو تو اس کا ایک ہی کام ہے اور وہ یہ کہ اول کوشش کرے کہ اس کی کوئی تاویل ہو سکے۔ اور اگر تاویل کی کوئی گنجائش نہ ہو۔ اور صریح خلاف قرآن ہو تو اسے ترک کر دے کیونکہ یہ بات تسلیم نہیں کی جاسکتی کہ وہ عظیم الشان رسول جو خلقہ القرآن کا مصداق تھا اس کے مونہہ سے کسی وقت کوئی ایسی بات نکلی ہو۔ جو خلاف قرآن ہو ہم راویوں کو جھوٹا سمجھ سکتے ہیں۔ ہم روایات کو وضعی قرار دے سکتے ہیں مگر ہم ایک لمحہ کے لئے بھی یہ تصور نہیں کر سکتے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے خلاف کوئی حکم دیا ہو۔

بزرگان سلف کا طریق

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ بزرگان سلف کا بھی یہی طریق تھا۔ کہ وہ حدیث کو کتاب اللہ پر عرض کرتے اگر اس کے موافق ہوتی تو قبول کرتے۔ نہیں تو رد کر دیتے۔ چنانچہ تفسیر حسینی میں اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"در تیسیر از شیخ محمد اسلم طوسی رحمہ اللہ نقل میکند کہ حدیثے بمن رسیدہ کہ ہر چہ از من روائت کنید عرض کنید بر کتاب خدائے۔ اگر موافق بود قبول کنید۔ من این حدیث را کہ من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر خواستم کہ بآیت از قرآن موافقت پیدا کنم سی سال تامل کردم تا این آیۃ یافتم واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین" (صفحہ ۳۲۸)

کہ تیسیر میں شیخ محمد اسلم طوسی رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی۔ کہ میری ہر بات قرآن کریم پر پیش کیا کرو۔ اگر اس کے موافق ہو تو قبول کرو۔ ورنہ رد کر دو تو میں نے چاہا کہ اس حدیث کی کہ جس نے نماز کو عمداً ترک کر دیا وہ کافر ہوا قرآن کریم کی کسی آیت سے موافقت پیدا کروں چنانچہ تیس سال میں غور کرتا رہا آخر مجھے قرآن کریم میں سے یہ آیت ملی کہ اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین اور میں نے سمجھ لیا کہ یہ حدیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ہی نکلی ہے۔

قرآن کریم کا منصب

پھر جب قرآن کریم خود اپنے لئے یہ منصب تجویز کرتا ہے۔ کہ فبای حدیث بعدہ یؤمنون کہ مجھے چھوڑ کر تم کس حدیث پر ایمان لاؤ گے اور فرماتا ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا اے لوگو اللہ تعالےٰ کی اس حبل کو جو قرآن مجید ہے مضبوطی سے پکڑ لو۔

اور فرماتا ہے۔ ان ھدی اللہ ھو الھدیٰ۔ اصل ہدایت وہی ہے جو خدا نے اتاری۔ اور فرماتا ہے۔ ھدی للناس وبینات من الھدیٰ یہ لوگوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے اور اس میں بڑے بڑے نشانات ہیں۔ اور فرماتا ہے۔ انزل الکتاب بالحق والمیزان۔ اس نے قرآن کو حق اور میزان کے ساتھ اتارا ہے اور فرماتا ہے۔ انہ لقول فصل قرآن مجید ایک فیصلہ کن کلام ہے۔ اور فرماتا ہے۔ لاریب فیہ اس میں کسی قسم کا شبہ نہیں۔ تو اس کے بعد کون ایسا مومن ہو سکتا ہے جو قرآن شریف کو احادیث کے لئے حکم مقرر نہ کرے اور جب کہ وہ خود فرماتا ہے کہ یہ کلام حکم ہے۔ قول فیصل ہے۔ حق اور باطل کی شناخت کے لئے فرقان ہے۔ اور میزان ہے تو یہ کونسی ایمانداری ہوگی۔ اگر خدا تعالیٰ کے اس فرمودہ پر ایمان نہ لایا جائے۔ اور ایسی حدیث کو قبول کر لیا جائے۔ جو قرآن کے مخالف ہو۔ معاذ اللہ اب گناہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔ قرآن شریف کا مطالعہ بالتصریح ظاہر کرتا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو ماسوا کی تصحیح کے لئے بطور محک ٹھہرایا ہے اور اپنی ھدایتوں کو کامل اور اعلیٰ درجہ کی ہدایتیں بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ کہ اس قرآن پر باطل کسی طرف سے بھی حملہ آور نہیں ہو سکتا نہ آگے کی طرف سے اور نہ پیچھے کی طرف سے۔ سو قرآن ہر لحاظ سے احادیث پر مقدم ہے۔ بلکہ احادیث کی صحت و عدم صحت پرکھنے کے لئے وہ محک ہے۔ ان حالات میں جب کوئی ایسی حدیث ہمارے سامنے پیش ہوگی۔ جو قرآن کریم کی نصوص بینہ کے خلاف ہوگی۔ تو جہاں تک ہمارے لئے ممکن ہوگا ہم اس حدیث کے ایسے معنے کریں گے جو کتاب اللہ کی نص کے مطابق ہوں

اور اگر ہم ایسے معنے کرنے پر قادر نہیں ہونگے تو اس حدیث کو موضوع قرار دیدیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ فرماتا ہے۔ کہ فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یومنون۔ اللہ اور اس کی آیات کے بعد تم کس حدیث پر ایمان لاؤ گے۔

اس اصل کے ماتحت ہمیں غور کرنا چاہیے۔ کہ یہ جو حدیث ہے کہ تین مواقع پر جھوٹ بولنے میں حرج نہیں۔ آیا اس کی اسلام کی اس مکمل اور مفصل تعلیم سے جو قرآن کریم یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری احادیث میں پائی جاتی ہے کوئی تائید ہوتی ہے؟ اگر نہیں تو ہم اس کی تاویل کریں گے اور اگر تاویل نہ ہو سکی۔ تو اس اصل کے ماتحت جسے اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ ہر شخص اسے موضوع قرار دینے پر مجبور ہوگا۔

(باقی)

لوکل جماعت احمدیہ قادیان کے عہدہ دار

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے لئے یکم مئی ۱۹۳۸ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک مندرجہ ذیل عہدہ دار منظور کئے جاتے ہیں۔ سابقہ عہدہ دار جدید منظور شدہ عہدہ داروں کو فوراً اپنے اپنے کام کا مکمل ریکارڈ کے ساتھ چارج دیدیں۔

(ناظر اعلیٰ)

(۱) حلقہ مسجد مبارک

پریذیڈنٹ — بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی
وائس " — مرزا احمد یعقوب صاحب
سکرٹری تبلیغ — مولوی عبدالاحد صاحب مولوی فاضل
سکرٹری تعلیم و تربیت — ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب
سکرٹری امور عامہ — چوہدری غلام محمد صاحب
سکرٹری وصایا — ملک حسن محمد صاحب
سکرٹری مال — ماسٹر غلام حیدر صاحب
سکرٹری تالیف و تصنیف — خلیفہ صلاح الدین صاحب
سکرٹری ضیافت — ڈاکٹر غلام غوث صاحب
سکرٹری مال تحریک جدید — چوہدری غلام حیدر صاحب
سکرٹری عام تحریک جدید — مولوی محمد شہزادہ صاحب

(۲) حلقہ دار الصحة

پریذیڈنٹ — خواجہ معین الدین صاحب
سکرٹری مال — منشی رمضان علی صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — منشی سبحان علی صاحب
سکرٹری تبلیغ — حکیم احمد الدین صاحب
سکرٹری وصایا — قاری محمد امین صاحب
سکرٹری امور عامہ — شیخ محمد حسین صاحب

(۳) حلقہ دار العلوم

پریذیڈنٹ — ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب
وائس " — صوفی غلام محمد صاحب بی ایس سی
سکرٹری مال — بابو اکبر علی صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی
سکرٹری تبلیغ — بابو فضل احمد صاحب گورنمنٹ ملٹری پنشنر
سکرٹری امور عامہ — ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے
سکرٹری پہرہ — مولوی نور احمد خان صاحب مولوی فاضل
سکرٹری ضیافت — حکیم عبد العزیز خان صاحب نیچر
سکرٹری اطفال — مولوی علی احمد صاحب مولوی فاضل
قاضی محلہ — ملک رحمت اللہ صاحب تاجر
محصلین — مرزا محمد شریف بیگ صاحب، ماسٹر محمد شریف صاحب، بابو محمد اسمٰعیل صاحب بریلوی، ڈاکٹر مرزا عبد الکریم صاحب

(۴) حلقہ مسجد اقصیٰ

پریذیڈنٹ — چوہدری عبد الرحمن صاحب نمبردار
وائس " — مرزا عمر بیگ صاحب
سکرٹری تبلیغ، سکرٹری تالیف و تصنیف — مرزا عبد اللطیف صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — منشی نور محمد صاحب
سکرٹری امور عامہ — حوالدار غلام نبی صاحب
سکرٹری وصایا، آڈیٹر، سکرٹری تحریک جدید مال — سید محمد اسمٰعیل صاحب
سکرٹری ضیافت — منشی محمد اسمٰعیل صاحب
سکرٹری عام تحریک جدید — ماسٹر مامون خان صاحب
سکرٹری مال — مرزا نذیر علی صاحب
محصل (۱) — حافظ فضل الدین صاحب
" (۲) — عطاء اللہ صاحب قریشی

(۵) حلقہ ناصر آباد

پریذیڈنٹ — منشی محمد اسمٰعیل صاحب
سکرٹری تبلیغ — مولوی خیر الدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت، سکرٹری مال — منشی محمد اسمٰعیل صاحب
امام الصلوٰۃ — مولوی خیر الدین صاحب

(۶) حلقہ دار الرحمت

پریذیڈنٹ — مولوی غلام احمد صاحب مجاہد
وائس " — صوفی غلام محمد صاحب آف ماریشس
سکرٹری تبلیغ — حافظ بشیر احمد صاحب جالندھری
سکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی محمد علی صاحب اظہر
سکرٹری مال — بابو غلام حیدر صاحب پنشنر
سکرٹری وصایا — مولوی امام الدین صاحب سیکھوانی
سکرٹری ضیافت — مرزا احمد شفیع صاحب
آڈیٹر — ماسٹر فضل داد صاحب نیچر

نوٹ: سکرٹری امور عامہ کا فیصلہ بعد میں ہوگا۔

(۷) حلقہ دار الانوار

پریذیڈنٹ — نواب محمد عبد اللہ خان صاحب
وائس " — مولوی ظہور حسین صاحب
امین — " "
سکرٹری مال — مولوی محمد یوسف صاحب
" تبلیغ — مولوی محمد اسمٰعیل صاحب
" امور عامہ — سید بشیر احمد صاحب
آڈیٹر — بابو برکت اللہ صاحب

(۸) حلقہ مسجد فضل

پریذیڈنٹ — خان بہادر غلام محمد صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی عبد اللہ صاحب نائب فاضل
سکرٹری مال — میاں عبد اللہ صاحب جلد ساز
سکرٹری امور عامہ، " خارجہ — سید منظور علی شاہ صاحب
سکرٹری تبلیغ — مولوی عبد اللہ صاحب اعجاز
وائس پریذیڈنٹ — سید سردار حسین شاہ صاحب
سکرٹری وصایا — حکیم عطا محمد صاحب
سکرٹری تالیف و تصنیف — ماسٹر شیر محمد صاحب
سکرٹری ضیافت — میاں عبد اللہ صاحب جلد ساز
آڈیٹر — پریذیڈنٹ و وائس پریذیڈنٹ

(۹) حلقہ مسجد رتی چھلہ

پریذیڈنٹ — چوہدری علی محمد صاحب
وائس " — قاضی عبد الرحیم صاحب

سکرٹری اطفال مستری لال دین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت قریشی محمد احسن ”
سکرٹری وصایا - شیخ نور الدین صاحب
سکرٹری تبلیغ - شیخ فضل حسین صاحب
سکرٹری ضیافت - خواجہ محمد شریف صاحب
سکرٹری امور عامہ - ڈاکٹر محمد الدین صاحب پنشنر
محاسب - ڈاکٹر محمد الدین صاحب پنشنر

۱۰ - حلقہ دارالبرکات

پریذیڈنٹ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب
وائس ” خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
سکرٹری مال شیخ محمد الدین صاحب
سکرٹری تبلیغ مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل
” تعلیم و تربیت بابو فقیر علی صاحب
” وصایا شیخ محمد الدین صاحب
” تالیف و تصنیف مولوی محمد سلیم صاحب فاضل
” امور عامہ ملک محمد طفیل صاحب
” ضیافت چوہدری عبدالحکیم صاحب

محاسب چوہدری فیض احمد صاحب گھٹی
آڈیٹر خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
امین حاجی محمد اسمٰعیل صاحب
قاضی مولوی عبدالرحمن صاحب انور

۱۱ - حلقہ دارالفضل

پریذیڈنٹ - ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی
وائس ” - چوہدری برکت علی خانصاحب
سکرٹری مال - بابو فضل الرحمن صاحب
” تبلیغ ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی اے
” تعلیم و تربیت - حافظ مبارک احمد صاحب
” امور عامہ مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی
” وصایا - چوہدری نور احمد خانصاحب
” ضیافت - بابو سراج الدین صاحب
” تالیف و تصنیف مولوی خلیل احمد صاحب
آڈیٹر شیخ اصغر علی صاحب پنشنر
قاضی - چوہدری غلام حسین صاحب

(ناظر اعلیٰ)

خریدارانِ الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

ان خریداران الفضل کا چندہ ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء سے ۲۰ مئی ۱۹۳۸ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ یا جنہوں نے گذشتہ ماہ جو ان کے نام وی پی ہونے والے تھے رکوا دیئے تھے اور چندہ ابھی تک نہیں بھجوایا۔ ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے احباب اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ ورنہ ان کے نام ۸ مئی ۱۹۳۸ء کا پرچہ وی پی ہوگا۔ احباب وصولی کے لئے تیار رہیں۔

مینیجر الفضل

۹۷ - حاجی عبدالعظیم صاحب
۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۱۷۷ - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ ”
۲۱۳ - محمد عثمان صاحب
۲۶۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۲۸۶ - مولوی غلام علی صاحب
۳۶۵ - منشی حامد حسین ”
۴۰۷ - سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب
۵۰۴ - جناب سلیمان صاحب
۸۷۰ - مولوی نیاز محمد صاحب
۹۷۹ - خوشی محمد صاحب
۱۰۵۱ - ماسٹر محمد پریل صاحب
۱۱۶۵ - حاجی عبدالغفور صاحب
۱۲۸۵ - چوہدری غلام جیلانی ”
۱۴۱۵ - شرف الدین صاحب
۱۵۱۵ - سید حبیب اللہ صاحب

۱۵۴۰ - بابو حیات محمد صاحب
۱۸۱۷ - اللہ بخش صاحب
۲۰۴۴ - ایم فیض محمد صاحب
۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم صاحب
۲۱۷۴ - میر کلیم اللہ صاحب
۲۲۳۱ - میر سکندر علی صاحب
۲۲۵۷ - ڈاکٹر محمد شفیع صاحب
۲۶۷۵ - بابو محمد شفیع صاحب
۲۷۴۰ - چوہدری عطا محمد ”
۲۸۵۴ - قاضی محمد حنیف صاحب
۲۸۹۹ - قاضی عبدالوحید ”
۲۹۱۷ - محمد حسین صاحب
۲۹۴۱ - ڈاکٹر پیر بخش صاحب
۳۴۹۲ - نیک عالم صاحب
۳۵۸۳ - خواجہ عبدالرحمن ”
۳۷۳۵ - بابو اللہ بخش صاحب

۳۷۷۹ - بابو محمد امین صاحب
۳۹۰۵ - محمد حسین صاحب
۴۰۱۱ - شیخ محمد اکرم صاحب
۴۲۳۱ - سومیر خانصاحب
۴۳۹۷ - خیر الدین صاحب
۴۴۱۸ - خانصاحب برکت علی
۴۷۵۹ - حافظ عبدالسلام ”
۴۸۸۵ - ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
۵۰۸۴ - دوست محمد صاحب
۵۳۲۹ - مولوی سعد الدین ”
۵۳۳۰ - چوہدری سردار احمد ”
۵۶۱۳ - ملاں کرم الہی صاحب
۵۶۱۴ - عبدالمجید خانصاحب
۵۶۱۶ - مسٹر محمد عمر صاحب
۵۶۸۴ - عبدالشکور صاحب
۵۷۴۳ - چوہدری محمد شریف ”

۵۸۶۵ - محمد بدر علی صاحب
۶۲۱۴ - عبدالغفور صاحب
۶۲۵۶ - اہلیہ نواب محمد علی خان
۶۳۰۱ - شیخ حمید احمد صاحب
۷۰۸۲ - ولی اللہ صاحب
۷۱۲۱ - محمد حسین خانصاحب
۷۱۳۱ - امام الدین صاحب
۷۱۸۳ - کریم بخش صاحب
۷۲۴۵ - منشی رحیم الدین ”
۷۳۵۵ - ملک بشیر محمد صاحب
۷۵۴۲ - عبدالحمید صاحب
۷۵۶۲ - ماسٹر محمد شفیع صاحب
۷۵۸۹ - ایس رحمت اللہ صاحب
۷۶۳۱ - ماسٹر محمد ابرار صاحب
۷۷۸۶ - سیٹھ حسن صاحب
۷۸۵۸ - ملک گل محمد صاحب
۷۹۰۰ - ڈاکٹر احمد الدین صاحب
۸۰۰۵ - عطا الہی صاحب
۸۱۷۵ - ڈاکٹر کریم الدین ”
۸۲۲۹ - چوہدری غلام حسین ”
۸۲۶۵ - محمد عبدالحق صاحب
۸۲۸۶ - محمد بخش صاحب
۸۳۱۰ - قاضی ظہیر الدین ”
۸۳۱۹ - محمد شفیع صاحب
۸۳۶۵ - محمد عزیز صاحب
۸۴۵۷ - قاضی شاہ بخت ”
۸۴۵۹ - سید وزارت حسین ”
۸۵۳۳ - نصراللہ خانصاحب
۸۵۸۶ - ایچ حیدر صاحب
۸۷۸۰ - شیخ محمد بخش صاحب
۸۸۳۵ - حاجی محمد ابراہیم ”
۸۸۸۷ - چوہدری عاشق محمد ”
۸۹۱۶ - عین علی شاہ صاحب
۹۰۲۰ - محمد سلطان صاحب
۹۰۹۲ - ایم اے خلیل فیضی صاحب
۹۱۵۸ - سیٹھ خیر الدین صاحب
۹۱۷۰ - خادم علی صاحب
۹۲۲۹ - حاجی محمد صاحب
۹۲۳۳ - حکیم عبدالرحمن ”
۹۲۸۸ - سید محمد مسعود صاحب
۹۲۴۷ - بابو عطاء اللہ صاحب
۹۳۰۹ - قمر الدین صاحب
۹۳۸۶ - اے آر ایم خلیل ”

۹۳۹۲ - علی حیدر خانصاحب
۹۴۲۲ - عبداللہ خانصاحب
۹۳۱۵ - غلام محمد صاحب
۹۳۱۶ - غلام احمد صاحب
۹۳۱۹ - محمد محسن صاحب
۹۳۳۶ - چوہدری عبدالحیٔ ”
۹۴۸۲ - خواجہ محمد شریف صاحب
۹۵۶۹ - محمد حسین صاحب
۹۶۰۹ - بابو محمود احمد ناصر صاحب
۹۶۲۲ - لیفٹیننٹ ہادی علی خان
۹۶۸۷ - ایچ ایم احمدی صاحب
۹۷۰۹ - خان ظفر الحق خانصاحب
۹۷۷۶ - حکیم محمد عمر خانصاحب
۹۸۲۳ - چوہدری محمد حسین صاحب
۹۸۳۰ - بابو فضل کریم احمد صاحب
۹۸۹۳ - منشی کریم الدین صاحب
۹۹۰۲ - شیخ قمر الدین صاحب
۹۹۳۲ - اللہ داد صاحب
۹۹۶۴ - آئی اے حکیم صاحب
۹۹۸۴ - مرزا غلام سرور صاحب
۱۰۰۴۲ - شیخ صدیق احمد خانصاحب
۱۰۰۶۵ - حسن خان صاحب
۱۰۰۹۴ - چوہدری اسد علی صاحب
۱۰۱۰۲ - چراغ دین صاحب
۱۰۱۱۰ - سید منور شاہ صاحب
۱۰۱۷۷ - پریذیڈنٹ صاحب
۱۰۱۷۸ - ڈاکٹر محمد رمضان ”
۱۰۲۵۸ - ایم عطاء محمد صاحب
۱۰۲۷۴ - شیخ عظیم الدین صاحب
۱۰۲۸۲ - اکمال احمد صاحب
۱۰۲۸۷ - محمد عثمان صاحب
۱۰۲۹۴ - نور حسین شاہ صاحب
۱۰۳۰۷ - میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۲۰ - عبدالواحد خانصاحب
۱۰۳۲۵ - ڈاکٹر جلال الدین صاحب
۱۰۳۳۲ - ایم ایل مارینگر ”
۱۰۳۵۱ - صوفی ایم بشیر احمد ”
۱۰۳۷۰ - مولوی صالح محمد صاحب
۱۰۳۷۸ - ملک فضل حسین صاحب
۱۰۴۳۲ - محمد بخش صاحب
۱۰۴۵۷ - محمد سعید ارشد ”
۱۰۵۴۹ - ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب
۱۰۵۵۷ - چوہدری محمد متقی ”
۱۰۵۶۰ - سردار علی شاہ صاحب

۱۰۵۶۹ - عمر حیات خانصاحب
۱۰۶۰۰ - میر مرید احمد خانصاحب
۱۰۶۱۳ - مرزا غلام قادر صاحب
۱۰۶۳۲ - ساجد محمد افضل صاحب
۱۰۶۴۴ - قاضی ظہور اللہ صاحب
۱۰۶۵۰ - غلام محمد صاحب
۱۰۶۹۲ - ایس ایم حسن صاحب
۱۰۷۲۱ - حافظ سخاوت علی ”
۱۰۸۰۷ - منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۳۵ - مینیجر احمدیہ لائبریری
۱۰۸۴۰ - پیر محمد اکبر صاحب
۱۰۸۸۸ - بابو رحمت اللہ ”
۱۱۰۰۰ - حاجی محمد بخش صاحب
۱۱۰۲۵ - اخوند حفیظ اللہ صاحب
۱۱۰۵۵ - چوہدری غلام محمد ”
۱۱۰۸۱ - شیخ ظفر الدین صاحب
۱۱۱۷۷ - چوہدری محمد تقی صاحب
۱۱۱۸۷ - سید لال شاہ صاحب
۱۱۲۳۳ - شیخ محمد علی صاحب
۱۱۲۵۳ - چوہدری محمد فضل صاحب
۱۱۲۷۹ - بابو نذیر احمد صاحب
۱۱۲۸۹ - محمد رمضان صاحب
۱۱۳۰۶ - سیٹھ الیاس صاحب
۱۱۳۱۰ - محمد بخش صاحب
۱۱۴۳۴ - فتح محمد صاحب
۱۱۵۰۸ - اے حئی صاحب
۱۱۵۱۱ - محمد علی خانصاحب
۱۱۵۱۹ - نذیر احمد خانصاحب
۱۱۵۷۹ - محمد بخش صاحب
۱۱۵۸۵ - ٹی بی محمد صاحب
۱۱۵۹۷ - شیخ محمد نذیر صاحب
۱۱۶۴۲ - چوہدری غلام رسول ”
۱۱۷۳۵ - شیخ عبدالرحمن صاحب
۱۱۷۴۹ - رحیم الدین صاحب
۱۱۷۵۷ - بدرالدین صاحب
۱۱۷۷۷ - مرزا رمضان علی صاحب
۱۱۷۸۰ - ابوالبشیر محمد رحمت اللہ صاحب
۱۱۸۱۰ - محمد جمشید صاحب
۱۱۸۱۱ - مرزا محمد اسحٰق صاحب
۱۱۸۵۳ - ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۱۱۸۵۶ - میر فضل الدین صاحب
۱۱۸۵۷ - میاں محمد حسین صاحب
۱۱۸۶۷ - میاں محمد یوسف ”
۱۱۸۶۸ - میر امان اللہ صاحب

۱۱۸۷۷ ایم اللہ دتہ صاحب
۱۱۸۸۱ محمد اسحاق علی صاحب
۱۱۸۸۵ محمد نواز صاحب
۱۱۸۸۸ ڈائرکٹر انفارمیشن بیورو
۱۱۹۰۱ اللہ بخش صاحب
۱۱۹۰۲ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۱۹۳۳ عبدالکریم صاحب
۱۱۹۴۵ مولوی محمد علی صاحب
۱۲۰۴۹ مولوی مسیح الدین صاحب
۱۲۰۷۷ قاضی محمد عمر صاحب
۱۲۰۷۹ خان عبدالوہاب خان صاحب
۱۲۰۸۰ عزیز حسین صاحب
۱۲۱۲۱ ڈاکٹر ایم این احمد صاحب
۱۲۱۳۹ سید بشیر احمد صاحب
۱۲۱۴۷ شیخ انعام اللہ صاحب
۱۲۱۶۴ جناب مالک ایم صاحب
۱۲۱۸۱ گلشن دواخانہ
۱۲۱۹۷ محمد سعید صاحب
۱۲۲۰۶ محمد عثمان صاحب
۱۲۲۱۴ محمد عثمان صاحب
۱۲۲۳۲ جمعدار مرزا احمد بیگ صاحب
۱۲۲۳۷ مستری غلام محمد صاحب
۱۲۲۴۸ ترپ دفعدار محمد عبداللہ صاحب
۱۲۲۴۹ چوہدری شیخ محمد صاحب
۱۲۲۵۳ عبدالرب صاحب
۱۲۲۵۶ شیخ ظہیر احمد صاحب
۱۲۲۵۷ محمد رشید الدین صاحب
۱۲۲۵۸ محمد حسین صاحب
۱۲۲۷۷ محمد یعقوب خان صاحب
۱۲۳۰۱ ملک عبدالقادر صاحب
۱۲۳۰۳ سید عبدالرشید صاحب
۱۲۳۴۲ ملک ولایت خان صاحب
۱۲۳۴۹ بابو عطا محمد صاحب
۱۲۴۱۶ ملک نادر خان صاحب
۱۲۴۱۷ شیخ عبدالغنی صاحب
۱۲۴۳۵ شیخ فضل کریم صاحب
۱۲۴۳۶ نصر اللہ خان صاحب
۱۲۴۵۴ ظہور اللہ صاحب
۱۲۴۶۶ ڈاکٹر بدر بخش صاحب
۱۲۴۸۶ محمد حیات صاحب
۱۲۴۸۷ خلیفہ ناصر الدین صاحب
۱۲۴۸۸ چوہدری کرم الہی صاحب

۱۲۵۱۰ محمد منیر خان صاحب
۱۲۵۱۱ سردار محمد صاحب
۱۲۵۳۴ ملک عبدالمالک صاحب
۱۲۵۳۲ احمد جان خان صاحب
۱۲۵۳۵ غلام مصطفی صاحب
۱۲۵۵۳ ڈاکٹر عمر الدین صاحب
۱۲۵۵۵ بدرالدین صاحب
۱۲۵۵۹ خواجہ نظام الدین صاحب
۱۲۵۵۸ غلام محمد صاحب
۱۲۵۸۵ شاد صاحب
۱۲۵۸۸ عبدالحکیم صاحب
۱۲۵۹۰ محمد الدین صاحب
۱۲۵۹۹ سید ولایت شاہ صاحب
۱۲۶۰۴ حبیب اللہ خان صاحب
۱۲۶۲۳ محمد شریف صاحب
۱۲۶۷۵ مولوی محمد حسین صاحب
۱۲۶۷۹ محمد یوسف خان صاحب
۱۲۶۸۷ بابو محمد عبداللہ صاحب
۱۲۶۹۸ بشیر احمد صاحب
۱۲۷۰۰ مستری محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۷۰۷ اللہ دتہ صاحب
۱۲۷۱۱ خواجہ کرم الدین صاحب
۱۲۷۱۴ عبدالحمید صاحب
۱۲۷۲۰ شیخ فتح محمد صاحب
۱۲۷۴۴ مولوی محب الرحمن صاحب
۱۲۷۴۶ ماسٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۲۷۶۲ راجہ محمود احمد صاحب
۱۲۷۶۵ شیخ امیر اللہ صاحب
۱۲۷۷۳ ملک میر احمد صاحب
۱۲۷۷۵ دواخانہ مرہم عیسیٰ
۱۲۷۹۴ چوہدری منظور احمد صاحب
۱۲۷۹۷ شیخ محمد حسین صاحب
۱۲۸۰۱ شیخ غلام محمد صاحب
۱۲۸۰۲ شیخ عطاء اللہ صاحب
۱۲۸۰۹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۸۱۸ مرزا منور احمد صاحب
۱۲۸۲۷ سید محمد اشرف صاحب
۱۲۸۳۷ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب
۱۲۸۳۶ محمد عثمان صاحب
۱۲۸۳۹ غلام محمد اختر صاحب
۱۲۸۵۱ چوہدری محمد حسین صاحب
۱۲۸۶۷ ڈاکٹر غلام مصطفی صاحب
۱۲۸۷۲ حکیم فضل الحق صاحب

۱۲۸۷۹ محمد الیاس الدین صاحب
۱۲۸۸۰ چوہدری محمد یوسف خان صاحب
۱۲۸۸۱ ڈاکٹر معراج الدین صاحب
۱۲۸۸۹ چوہدری چھجو خان صاحب
۱۲۸۹۹ ایم موسیٰ رضا صاحب
۱۲۹۰۰ نواب عبداللہ خان صاحب
۱۲۹۰۱ شیخ منظور احمد صاحب
۱۲۹۰۴ قریشی احمد زمان صاحب
۱۲۹۰۶ ایم عبداللہ صاحب
۱۲۹۱۰ مولوی محمد سمیع صاحب
۱۲۹۱۸ شہزادہ عبدالقیوم صاحب
۱۲۹۳۶ کریم بخش صاحب
۱۲۹۳۷ ڈاکٹر نواب خان صاحب
۱۲۹۷۰ محمد شریف صاحب
۱۲۹۷۵ غلام اللہ صاحب
۱۲۹۹۲ فقیر محمد صاحب چوہدری
۱۲۹۹۷ عبدالسلام صاحب
۱۳۰۰۳ پیر بشیر احمد صاحب
۱۳۰۱۳ ایم نصیر احمد صاحب
۱۳۰۵۱ چوہدری عبدالغفور صاحب
۱۳۰۵۹ ماسٹر اللہ داد صاحب
۱۳۰۶۱ محمد رمضان صاحب
۱۳۰۷۱ مرزا بشیر احمد صاحب
۱۳۰۸۴ انجمن احمدیہ بھیپل
۱۳۰۹۸ مبارک احمد صاحب
۱۴۰۰۱ ہارون رشید صاحب
۱۴۰۰۶ چوہدری رحمت علی صاحب
۱۴۰۲۷ ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب
۱۴۰۳۰ سید حمید رشاد صاحب
۱۴۰۶۲ بابو عبدالعزیز صاحب
۱۴۰۶۳ ماسٹر اللہ داد خان صاحب
۱۴۰۶۷ شیخ محمد عنایت اللہ صاحب
۱۴۰۶۹ محمد نور عالم صاحب
۱۴۰۷۰ عبدالغنی صاحب
۱۴۰۷۴ منشی محمد ابراہیم صاحب
۱۴۰۸۱ چوہدری رجب علی صاحب
۱۴۰۹۶ شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۰۲ شاہ محمد صاحب
۱۴۱۲۱ بابو محمود حسن صاحب
۱۴۱۲۲ چوہدری عزیز احمد صاحب
۱۴۱۲۴ ایم اے قادر صاحب
۱۴۱۳۰ ڈاکٹر محمد نوشاد خان صاحب

۱۴۱۳۱ نصیر احمد صاحب
۱۴۱۳۳ حکیم محمد فرید الدین صاحب
۱۴۱۳۹ اے لیس میاں صاحب
۱۴۱۴۰ آئی ایم خان صاحب
۱۴۱۴۱ سکرٹری صاحب
۱۴۱۴۲ عبدالحکیم صاحب
۱۴۱۴۴ ایم علی قاسم صاحب
۱۴۱۴۶ چوہدری نبی احمد صاحب
۱۴۱۴۷ چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۱۴۱۴۹ ڈاکٹر غلام مصطفی صاحب
۱۴۱۵۰ خلیفہ عبدالرحمن صاحب
۱۴۱۵۴ ماسٹر محمد بخش صاحب
۱۴۱۵۵ فدا محمد صاحب
۱۴۱۵۶ شیخ دوست محمد صاحب
۱۴۱۵۷ اللہ دتہ صاحب
۱۴۱۵۹ مخدوم حسین شاہ صاحب
۱۴۱۶۱ چوہدری مشتاق احمد صاحب
۱۴۱۶۲ بابو محمد عمر صاحب
۱۴۱۶۴ عبدالمجید خان صاحب
۱۴۱۶۷ عبدالمجید شاہ صاحب
۱۴۱۷۰ حافظ عبدالکریم صاحب
۱۴۱۹۱ مولوی عبدالغنی صاحب
۱۴۱۹۲ محمد عبداللہ صاحب
۱۴۱۹۵ میاں عبدالحق صاحب
۱۴۱۹۷ مولوی کرم الہی صاحب
۱۴۱۹۸ بابو عبدالغفور صاحب
۱۴۲۰۳ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۲۰۵ محمد ظہور صاحب
۱۴۲۰۸ چوہدری نبی احمد صاحب
۱۴۲۰۹ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۲۱۲ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۲۱۹ بشیر احمد صاحب
۱۴۲۲۳ قاضی احمد خان صاحب
۱۴۲۲۴ شیخ محمد یوسف صاحب
۱۴۲۲۶ محمد عبداللہ صاحب

۱۴۲۳۳ ڈاکٹر بی ڈی احمد صاحب
۱۴۲۳۴ زاہد حسین صاحب
۱۴۲۳۵ مولوی عبدالکریم صاحب
۱۴۲۳۶ محمد عظیم صاحب
۱۴۲۳۸ ملک عزیز محمد صاحب
۱۴۲۴۰ چوہدری عبدالکریم صاحب
۱۴۲۴۲ میاں عبدالرحیم صاحب
۱۴۲۴۴ رحمت خان صاحب
۱۴۲۴۷ محمد عبدالخالق صاحب
۱۴۲۵۱ عنایت اللہ نذیر احمد صاحب
۱۴۲۵۳ میسرز احمدی اینڈ کو
۱۴۲۵۶ ایم ڈی احمد صاحب
۱۴۲۵۹ رحمت اللہ صاحب
۱۴۲۶۱ عزیز احمد صاحب
۱۴۲۶۴ بابو محمد ابراہیم صاحب
۱۴۲۶۶ ڈاکٹر غفور الحق صاحب
۱۴۲۶۹ محمد سلطان صاحب
۱۴۲۷۰ چوہدری ظفر علی صاحب
۱۴۲۸۰ چوہدری میاں خان صاحب
۱۴۲۸۲ ملک عبدالستار صاحب
۱۴۲۹۱ محمد افضل خان صاحب
۱۴۲۹۵ مرزا مبارک احمد صاحب
۱۴۲۹۶ مولوی محمد تقی صاحب
۱۴۳۰۳ چوہدری عبدالرشید صاحب
۱۴۳۰۶ چوہدری نادر علی صاحب
۱۴۳۰۹ شمس الدین صاحب
۱۴۳۱۱ انجمن احمدیہ [illegible]
۱۴۳۱۵ حق نواز خان صاحب
۱۴۳۲۱ ملک ولایت خان صاحب
۱۴۳۲۳ چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۴۳۲۴ کرم الہی صاحب
۱۴۳۲۵ مسٹر فیض الحق خان صاحب
۱۴۳۲۷ سراج الدین صاحب
۱۴۳۳۷ مولوی عنایت اللہ صاحب

۱۴۳۳۲ سید محمد عبدالہادی صاحب
۱۴۳۳۷ احمد علی صاحب
۱۴۳۴۱ شیخ عبدالعزیز صاحب
۱۴۳۴۳ محمد نواز صاحب
۱۴۳۵۰ رشید احمد صاحب
۱۴۳۵۵ چوہدری غلام رسول صاحب
۱۴۳۵۸ شیخ منور احمد صاحب
۱۴۳۸۹ چوہدری غلام رسول صاحب
۱۴۳۹۰ ایم خالد صاحب
۱۴۳۹۱ بابو مولا بخش صاحب
۱۴۳۹۳ قاضی منظور احمد صاحب
۱۴۳۹۶ چوہدری غلام احمد صاحب
۱۴۳۹۷ مسٹر محمد حسین صاحب
۱۴۳۹۹ چوہدری محمد الدین صاحب
۱۴۴۰۰ سید عزیز اللہ صاحب
۱۴۴۰۲ محمد عبداللہ صاحب
۱۴۴۰۶ محمد عالم صاحب
۱۴۴۰۸ راجہ عبدالرحمن صاحب
۱۴۴۱۱ امیر عالم صاحب
۱۴۴۱۵ چوہدری منظور احمد صاحب
۱۴۴۱۶ غلام رسول صاحب
۱۴۴۱۷ عبدالمنان صاحب
۱۴۴۱۸ انوار احمد صاحب
۱۴۴۱۹ چوہدری محمد علی صاحب
۱۴۴۲۰ چوہدری انوار حسین صاحب
۱۴۴۲۱ مرزا محمد بیگ صاحب
۱۴۴۲۲ ضیاء الدین صاحب
۱۴۴۲۳ محمد احمد خان صاحب
۱۴۴۲۴ سید محمد الدین صاحب
۱۴۴۲۵ منشی فضل محمد خان صاحب
۱۴۴۲۹ سید غلام محمد صاحب
۱۴۴۳۰ سید فیاض الدین احمد صاحب
۱۴۴۴۵ منشی عبدالغنی صاحب
۱۴۴۴۶ سید محمد ایوب شاہ صاحب

گورنمنٹ کے تصدیق شدہ گھی کی فروخت

پنجاب کے بڑے قصبات میں جو گھی بکتا ہے۔ اس میں عام طور پر دیگر اشیاء کی آمیزش ہوتی ہے۔ اس تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے آل انڈیا مارکیٹنگ بورڈ نے ایک ہمہ گیر سکیم مرتب کی ہے جسکے مطابق شہروں میں خالص گھی مختلف اقسام میں دستیاب ہوسکیگا جسکا سائنٹیفک طریق پر معائنہ کیا گیا ہو۔ اس سکیم کی ایک بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ جو تاجر اسوقت گھی کی تجارت کرتے ہیں۔ وہ بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس سکیم کے نمایاں پہلو حسب ذیل ہیں۔

دیہات سے جو گھی آتا ہے۔ اس کے طبعی اور کیمیائی اجزاء کا مستند طریقوں سے تجزیہ کیا جاتا ہے۔ اور بعد ازاں اس کے مطابق گھی کو مختلف درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہر ایک قسم کے گھی کو علیحدہ کنستروں میں بھر کر فروخت سے پہلے ان کو سر بمہر کر دیا جاتا ہے۔ ہر ایک درجہ کی شناخت کیلئے کنستروں پر مختلف رنگ کے لیبل جو کہ گورنمنٹ مہیا کرتی ہے لگائے جاتے ہیں۔ نقلی یا غلط لیبل لگانے اور گھی میں ملاوٹ کرنے والوں کے لئے سخت سزا تجویز کی گئی ہے۔ درجوں میں تقسیم کرنے سے پہلے گھی کا معائنہ ماہرین علم کیمیا کے ذریعہ ایسے دار التجارب میں کرایا جاتا ہے۔ جو جدید ترین سائنٹیفک ساز و سامان سے آراستہ ہیں جو لوگ اس سکیم کے مطابق گورنمنٹ کے مصدقہ گھی کی تجارت کرنا چاہیں انہیں مکمل تفصیلات کیلئے جناب مارکیٹنگ افسر پنجاب لاہور سے خط و کتابت کرنی چاہیئے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

ویدک یونانی دواخانہ دہلی کی ادویات

یہ دواخانہ تحریک جاریہ کے ماتحت ہندوستان کے دار الخلافہ دہلی میں کھولا گیا ہے۔ اس دواخانہ کی تمام ادویات مفردات یا مرکبات نہایت احتیاط سے پوری نگرانی میں تیار کی جاتی ہیں۔ جو اپنی نفاست اور فائدہ رسانی میں دیگر تمام دواخانوں سے ممتاز درجہ رکھتی ہیں۔ کیونکہ دہلی جیسے شاہی شہر میں جہاں بڑے بڑے مشہور دواخانے موجود ہیں۔ ایک نئے دواخانہ کا کھولنا کارے دارد والا معاملہ ہے۔ جب تک کہ نیا دواخانہ ان سب پر بلحاظ عمدگی ادویات اور فائدہ رسانی کے سبقت نہ رکھتا ہو اس کا چلنا ناممکن ہے۔ اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس دواخانہ میں نہایت دیانتداری سے ہر ایک مرکب دوائی خالص عمدہ پورے وزن کے ساتھ دہلی کے مشہور حکیم حاذق کے مشورہ اور نگرانی میں تیار کی جاتی ہے۔ چنانچہ راقم الحروف ایڈیٹر فاروق نے اس دواخانہ کا تیار کردہ ماء اللحم اور لبوب کبیر اور معجون سیر خرید کر استعمال کیا۔ تو واقعی ایسا نفع رساں اور زود اثر اور خوش ذائقہ اور مفرح اور مقوی پایا۔ کہ دوسرے دواخانوں سے حقیقتاً سبقت لے گیا۔ اور یہ سب خوبی اس امر کی ہے۔ کہ پورے وزن کے ساتھ خالص اور اعلیٰ مفرد دوائیوں سے یہ مرکبات تیار کئے گئے ہیں۔ میرے اس بیان کی تصدیق ہر وہ شخص کر سکتا ہے۔ جو اس دواخانہ سے کوئی دوائی مفرد یا مرکب منگا کر استعمال کر کے دیکھے۔ میں نے اپنی ذات پر جو اثر ان کی دوا کا محسوس کیا۔ وہ میرے لئے حیرت انگیز ہے۔ کیونکہ مجھے اکثر کسی دوا کا خواہ وہ کس قدر تیز یا محرک ہو۔ مطلق اثر نہیں ہوتا۔ مگر ویدک یونانی دواخانہ نے اپنا نمایاں اثر مجھ سے منوا لیا۔ خدا کرے۔ اس دواخانہ میں اسی طرح کام ہوتا رہے۔ تاکہ ترقی کے بام عروج پر پہنچ کر اپنی شہرت کو چار چاند لگا دے۔ آمین۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کٹک ۲۹ اپریل۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ بسوا ناتھ داس وزیر اعظم اڑیسہ نے گورنر کو وزارت کے مستعفی ہونے کی تاریخ سے اطلاع دیدی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وزارت ۵ مئی سے پہلے ہی مستعفی ہو جائیگی۔

بمبئی ۳۰ اپریل۔ بمبئی لیجسلیٹو اسمبلی نے سٹی پولیس ایکٹ میں ترمیم کا بل پاس کر دیا ہے اس کے رو سے شہر کو غنڈہ عنصر سے پاک کرنے کے لئے پولیس کمشنر کو مزید اختیارات دیئے گئے ہیں۔

شنگھائی ۲۹ اپریل۔ جاپانیوں کا دعوےٰ ہے کہ ہانکو کی لڑائی میں ۵۱ چینی ہوائی جہازوں کو نیچے گرا لیا گیا اور صرف ۲ جاپانی ہوائی جہاز ۸۰ چینی جہازوں سے لڑتے رہے۔

الہ آباد ۳۰ اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو کل الہ آباد سے بذریعہ ریلوے ٹرین ہردوار جا رہے ہیں جہاں سے آپ ہوائی جہاز پر سوار ہو کر کشمیر چلے جائیں گے۔

لاہور ۳۰ اپریل۔ فرنٹیر پراونشل کانگرس کمیٹی کا ایک اہم اجلاس ۴ مئی کو منعقد ہوگا۔ اجلاس میں صوبہ کی کانگرس مشینری کے قواعد و ضوابط کے مسودہ پر غور کیا جائے گا۔ اور بعض دیگر امور بھی زیر بحث لائے جائیں گے۔

پشاور ۳۰ اپریل۔ کل گاندھی جی پہلی مرتبہ صوبہ سرحد میں آ رہے ہیں ان کا پبلک طور پر استقبال نہیں کیا جائے گا۔

الہ آباد ۳۰ اپریل۔ مسٹر رام ناتھ جو ضلع فیروزپور کے ایک ٹھیکیدار بیان کئے جاتے ہیں۔ ان کے قتل سے یہاں سنسنی پھیل گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر رام ناتھ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے تھے اور اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ آج صبح دریائے گنگا پر نہانے کی غرض سے گئے جب واپس آ رہے تھے تو ایک اجنبی نے یکہ ٹھیرا لیا اور کوچوان سے کہا کہ اسے بھی بٹھا لیا جائے ڈرائیور نے انکار کر دیا۔ اس پر اجنبی نے چاقو نکال کر مسٹر رام ناتھ کو گھونپ دیا جس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا ہے۔

لاہور ۳۰ اپریل۔ پنجاب گورنمنٹ نے گورمکھی زبان کے ہفتہ وار سوشلسٹ اخبار "کرتی لہر" کا ۱۷ اپریل کا پرچہ انڈین ایمرجنسی ایکٹ ۱۹۳۱ء کے ماتحت ضبط کر لیا ہے۔ کرتی لہر میرٹھ سے شائع ہوتا ہے۔

پٹنہ ۳۰ اپریل۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد اور بہار اسمبلی کے مسلم ممبروں میں مسلم اوقاف پر ٹیکس لگانے کی تجویز کے سلسلہ میں طویل گفت و شنید کے بعد سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

الہ آباد ۳۰ اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے برطانیہ نے حال ہی میں اٹلی کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے اور ابی سینیا پر اطالوی حکومت کو تسلیم کر لینے پر رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ ہندوستان آزادی۔ صلح اور اجتماعی امن کا علمبردار ہے اور ان طاقتوں کا ساتھ دے گا جو ان اصول کی حمایت کرتی ہیں۔ اور ابی سینیا پر اطالوی قبضہ کی مخالفت کرے گا۔ اس سلسلہ میں لیگ کی کونسل کے اجلاس سے پہلے ۷ مئی کو جنیوا میں بین الاقوامی مہم کی ایگزیکٹو کمیٹی کا ایک ضروری اجلاس منعقد ہوگا جس میں اس سوال پر غور کیا جائے گا۔

ہانکو ۲۹ اپریل۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہانکو کے نزدیک ہینیانگ نامی مقام پر جاپانی ہوائی جہازوں کی بمباری سے ایک ہزار اشخاص ہلاک اور زخمی ہو گئے ہیں۔

شیلانگ ۳۰ اپریل۔ ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن آسام نے آسام کی تعلیمی رفتار پر جو رپورٹ شائع کی ہے اس میں مشنریوں کی سرگرمیوں پر زبردست نکتہ چینی کی ہے اور تعلیمی میدان میں ان کی سرگرمیوں کا اعتراف کرنے کے بعد لکھا ہے کہ تعلیم پھیلانے سے مشنریوں کا واحد مقصد یہ ہے کہ بچوں کو عیسائی بنایا جائے۔ عرصہ زیر تبصرہ میں امریکن مشن۔ لوتھرین مشن۔ رومن کیتھولک مشن سنتھال مشن۔ ویلش مشن۔ سب اس میدان میں سرگرم عمل رہے۔ بہت سے پہاڑی قبائل نے اپنے بچوں کو سکول میں بھیجنا بند کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ ان کے بچے پڑھ کر ایمان چھوڑ دیں۔

سری نگر ۳۰ اپریل۔ کل سوپور میں آگ لگنے سے ۳۰۰ مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ نقصان کا اندازہ کئی لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کشمیری پنڈتوں کے دو لاکھ روپے کے زیورات جل گئے ہیں یا گم ہو گئے ہیں۔ گورنر کشمیر۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس وزیر بارہمولا اور بہت سے دیگر افسر اطلاع ملنے پر موقعہ کی طرف روانہ ہو گئے اور ملبہ کے نیچے سے مال و اسباب نکالنا شروع کر دیا گیا۔ نگرانی کے لئے پولیس اور فوج کے پکٹ لگا دیئے گئے ہیں۔

پشاور ۲۹ اپریل۔ ۱۵ اپریل ۱۹۳۸ء کے ابتدائی دو ہفتوں کی رپورٹ مظہر ہے کہ ان ایام میں ۴۴ اشخاص پر مرض چیچک کا حملہ ہوا جن میں سے ۱۱ مر گئے۔

کراچی ۳۰ اپریل۔ آنریبل پیر الہی بخش ریونیو منسٹر کو جو اپنا دورہ ختم کرنے کے بعد کراچی پہنچے ہیں چار ہزار درخواستیں دی گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں بہت سے ڈیپوٹیشنوں نے ان سے ملاقات کی زیادہ تر شکایات پولیس کے خلاف ہیں۔ اس سلسلہ میں خفیہ طور پر تحقیق کی جائے گی اور اگر شکایات درست ثابت ہوئیں تو سخت کارروائی کی جائے گی۔

جبل پور ۳۰ اپریل۔ جبل پور ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی نے لوکل بورڈ کے انتخابات میں بھاری کامیابی حاصل کی ہے یعنی ۵۹ نشستوں میں سے ۵۳ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ۵۴ نشستوں کا مقابلہ نہیں ہوا۔

سری نگر ۲۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے سر مائیکو نے کشمیر اکانومک سروے رپورٹ کی تکمیل کر لی ہے اور اس میں آپ نے وہ تجاویز پیش کی ہیں جن سے کاٹیج انڈسٹری کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

الہ آباد ۳۰ اپریل۔ مسٹر صدیقی ایڈیٹر اور مسٹر عباسی اسسٹنٹ ایڈیٹر "ستارہ" ضمانت پر رہا کر دیئے گئے تھے ان کو زیر دفعہ ۱۵۳ الف گرفتار کیا گیا تھا۔ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ جب تک ضمانت پر باہر رہینگے پولیس یا فرقہ وارانہ معاملات کے متعلق تقریریں نہیں کریں گے اور نہ ہی آرٹیکل لکھیں گے۔

پیرس ۲۹ اپریل۔ آئرش پارلیمنٹ نے انگلستان اور آئرلینڈ کے معاہدہ کی تصدیق کر دی ہے۔

بنگلور ۳۰ اپریل۔ آج صبح میسور سٹیٹ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ میسور فارمنگ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی کر دی ہے۔

سیکر ۳۰ اپریل۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کا ایک تار مظہر ہے کہ دربار جے پور اور راؤ راجہ سیکر میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ راؤ راجہ جے پور جا کر مہاراجہ سے معافی مانگیں گے اور پھر کوہ آبو چلے جائیں گے۔

کراچی ۲۸ اپریل۔ حکومت سندھ ایک طرف قید خانوں اور دوسری طرف پاگل خانوں کی حالت بہتر بنانے کی کوشش کر رہی ہے اس سلسلہ میں وزیر صحت ایک سکیم پر غور کر رہے ہیں خیال کیا جاتا ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی